حدائقِ بخشش

کامل

مولانا احمد رضا خان بریلوی

اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

مکتبہ رضویہ۔ فیروز شاہ اسٹریٹ۔ آرام باغ روڈ۔ کراچی ۱

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

حضورِ پُرنور اعلیٰحضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعتیہ کلام

مسمّٰی بہ

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

حصہ دوم

باہتمام (مولانا) مفتی محمد ظفر علی نعمانی مہتمم۔ مکتبہ رضویہ

دار العلوم امجدیہ۔ فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ کراچی

مشہور آفسٹ لیتھو پریس میکلوڈ روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا · کہ بہر یاد شہ کوثر بنا سازیم محفلہا

بلا بارید حب شیخ نجدی بروہابیہ · کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

وہابی گرچہ اخفا میکند بغض نبی لیکن · نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

تو ہب گاہ ملک خلد اقامت را الہی شاید · جرس فریاد می دارد کہ بربندید محملہا

صلائے مجلسم در گوش آمد ہیں بیا بشنو · جرس مستانہ می گوید کہ بربندید محملہا

نگہ دارند روا زیں محفل ارباب سنت رو · کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

دریں جادت بیا از راہ خلوت تا خیالی · متی ما تلق من تہوی دع الدنیا واہملہا

دلم قربانت اے دود چراغ محفل مولد · ز تاب جعد مشکینت چہ خوں افتاد در دلہا

غریق بحر عشق احمدیم از فرحت مولد · کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

رضا مست جام عشق ساغر باز می خواہد
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا | صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا | مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا | بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارا نور کا

ان کے قصر قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا | سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا | یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا | ماہِ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا | بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا | نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا | رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

پشت پر ڈھلکا سر انور سے شملہ نور کا | دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا | سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

بینی پر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا | ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

مصحف عارض پہ ہے خط شفیعہ نور کا | لو سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا | مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا | گرد سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا | کفش پا پر گر کے بن جاتا ہے گپھا نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا | تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا | ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا | نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
کیا بنا نام خدا اسرا کا دولہا نور کا سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا
بزم وحدت میں مزا ہوگا دو بالا نور کا ملنے شمع طور سے جاتا ہے اکہ نور کا
وصف رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا
یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنےٰ نور کا
دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا من رآنی کیسا یہ آئینہ دکھایا نور کا
صبح کردی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا
پڑتی ہے نوری بھرن امڈا ہے دریا نور کا سر جھکا اے کشت کفر آتا ہے اہلا نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
نسخ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا ماہ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا
یاں بھی داغ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا
شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس با نور کا نور حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا
انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نور کا چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا
دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا

قبر انور کہیے یا قصرِ معلّٰی نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

نزع میں لوٹے گا خاک در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

انبیا اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

تابِ حسنِ گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول
نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے
حدِ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

سبزۂ گردوں جھکا تھا بہر پابوس براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

تابِ سم سے چوندھیا کر چاند انہیں قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

دیدۂ نقش سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ
پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکس سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند
پڑ گیا سیم و زر گردوں پہ سکہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کہیٰعص ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

امتان و سیاہکار یہا — شافع حشر و غمگسار یہا
دور ماز کوئے صاحب کوثر — چشم دارد چہ اشکبار یہا
در فراق تو یا رسول اللہ — سینہ دارد چہ بے قرار یہا
ظلمت آباد گور روشن شد — داغ دل راست نور بار یہا
چند کند نفس پردہ در مولیٰ — چوں توئی کرم پردہ دار یہا
سگ کوئے نبی دیک نگہے — من وتا حشر جاں نثار یہا
سَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ تَرْضٰى — حق نمودت چہ پاسدار یہا
دارم اے گل بیاد زلف و رخت — سحر و شام آہ و زار یہا

تازہ لطف تو بہر رضا ہر دم
مرہم کہنہ دل فگار یہا

وصل اوّل فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث — ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث — وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

قدِ بے سایہ ظلِ کبریا ہے — تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب — قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

دل عشق و رخِ حسن آئینہ ہیں — اور ان دونوں میں تیرا ظل ہے یا غوث

تری شمع دل آرا کی تب و تاب — گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث

ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد — تری لیلےٰ ترا محمل ہے یا غوث

یہ تیری چنپئی رنگت حسینی — حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے — کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث

اگال اس کا ادھار ابرار کا ہو — جسے تیرا الش حاصل ہے یا غوث

اشارہ میں کیا جس نے قمر چاک — تو اس مہ کا مہِ کامل ہے یا غوث

جسے عرش دوم کہتے ہیں افلاک — وہ تیری کرسئ منزل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیق اکبر — غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں — وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے — وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث

فیوضِ عالم امی سے تجھ پر — عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں — وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں ان کی ثنا میں — جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی — کہ عرشِ حق تری منزل ہے یا غوث

وہیں سے ابلے ہیں ساتوں سمندر — جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث

ملائک کے بشر کے جن کے حلقے — تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث

بخارا و عراق و چشت و اجمیر — تری لو شمع ہر محفل ہے یا غوث

جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے — تصور جو کرے شاغل ہے یا غوث

جو سر دے کر ترا سودا خریدے — خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

وصل دوم فضائلِ عزیز بطرزِ دگر

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث — طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث

تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے — تصرف پر ترا عامل ہے یا غوث

تیری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ — کہ گھر سے چلتے ہی واصل ہے یا غوث

تو نورِ اول و آخر ہے مولا — تو خیرِ عاجل و آجل ہے یا غوث

ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر — تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

کتابِ ہر دل آثار تصرف — ترے دفتر ہی سے ناقل ہے یا غوث

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے — فتوحات و خصوص آفل ہے یا غوث

ترا منسوب ہے مرفوع اس جا — اضافت رفع کی عامل ہے یا غوث

ترے کامی مشقت سے بری ہیں ۔۔۔ کہ بر تر نصب سے فاعل ہے یا غوث

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو ۔۔۔ کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

تری عزت تری رفعت ترا فضل ۔۔۔ بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث

ترے جلوے کے آگے منطقہ سے ۔۔۔ مرو خور پہ خطِ باطل ہے یا غوث

سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی ۔۔۔ قمر کا یوں فلک مائل ہے یا غوث

طلائے مہر ہے ٹکسال باہر ۔۔۔ کہ خارج مرکزِ حامل ہے یا غوث

تو برزخ ہے برنگ نون منت ۔۔۔ دو جانب متصل واصل ہے یا غوث

نبی سے آخذ اور امت پہ فائض ۔۔۔ اُدھر قابل اِدھر فاعل ہے یا غوث

نتیجہ حدِ اوسط گر کے دے اور ۔۔۔ یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث

اَلاطُوبیٰ لَکُمْ اے وہ کہ جس کا ۔۔۔ شبانہ روز وِردِ دل ہے یا غوث

عجم کیا عرب حل کیا حرم میں ۔۔۔ جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث

ہے شرح اسم القادر ترا نام ۔۔۔ یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث

جبین جبہ فرسائی کا صندل ۔۔۔ تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث

بجالایا وہ امرِ سارِعُوا کو ۔۔۔ تری جانب جو مستعجل ہے یا غوث

تری قدرت تو فطریات سے ہے ۔۔۔ کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث

تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے ۔۔۔ تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

رضا کے کام اور رک جائیں حاشا

ترا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

وصل سوم تفضیلِ حضور و رغمِ ہر عدوِ مقہور

بدل یا فرد جو کامل ہے یا غوث — ترے ہی در سے مستکمل ہے یا غوث

جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث — وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث

انا السیاف سے جاہل ہے یا غوث — جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

سخن ہیں اصفیا تو مغزِ معنی — بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث

اگر وہ جسمِ عرفاں ہیں تو تو آنکھ — اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث

الوہیت نبوت کے سوا تو — تمام افضال کا قابل ہے یا غوث

نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت — کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث

الوہیت ہی احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پائی — نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

صحابیت ہوئی پھر تابعیت — بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں — وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

رہا میدان و شہرستانِ عرفاں — ترا رمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتی، سہروردی، نقشبندی — ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی — ترا میلا تری محفل ہے یا غوث

انھیں تو قادری بیعت ہے تجدید — وہاں خاطی جو مستبدل ہے یا غوث

قمر پہ جیسے خور کا یوں ترا فرض — سب اہلِ نور پر فاضل ہے یا غوث

غلط کردم تو واہب ہے نہ مقرض — تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ — کہ تلوا تاجِ اہلِ دل ہے یا غوث

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل — بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

جہاں دشوار ہو وہم مساوات — یہ جرأت کسقدر ہائل ہے یا غوث

اسے ادبار جو مدبر ہے تجھ سے — وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث

خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول — جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث

ستم کوری وہابی رافضی کی — کہ ہندو بھی ترا قائل ہے یا غوث

وہ کیا جانے گا فضلِ مرتضیٰ کو — جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

ترے خدام کے آگے ہے اک بات — جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

وصل چہارم استعانت از سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث — مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

دوہائی یا محی الدین دوہائی — بلا اس نام پر نازل ہے یا غوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزی کفر — کہ سر پر تیغ دل پر سل ہے یا غوث

عَزوماً قاتلاً عِندَ القتال — مدد کو آدم بسمل ہے یا غوث

ترے سونے سے سویا بخت دین جاگ — جگا چلنے پہ دن مائل ہے یا غوث

خدارا ناخدا آدے سہارا — ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

جِلا دے دیں جَلا دے کفر و الحاد — کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یا غوث

ترا وقت اور پڑے یوں دیں پہ وقت — نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

یہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیورا اپنی غیرت کا تصدق
وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث

خدارا مرہم خاک قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھوں شکل مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

وہ گھیرا رشتۂ شرکِ خفی نے
پھنسا زنار میں یہ دل ہے یا غوث

کئے ترسا و گبر اقطاب و ابدال
یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

عدو بد دیں مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث

حسد سے ان کے سینے پاک کر دے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث

غذائے دق یہی خوں استخواں گوشت
یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث

دیا مجھکو انہیں محرم چھوڑا
مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

عطائیں مقتدر غفار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے
یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث

بھرن والے ترا جھالا تو جھالا
ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث

ثنا مقصود ہے عرض غرض کیا
غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث

رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

جان و دلِ اصفیا تم پہ کروروں درود
آب و گلِ انبیا تم پہ کروروں درود

لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا
کوشکِ عرش و دنیٰ تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا
نیرِ فاراں ہوا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروروں درود

غایت و علت سبب بہرِ جہاں تم ہو سب
تم سے بنا تم بنا تم پہ کروروں درود

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروروں درود

مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہر کے دوست
تم ہو درونِ سرا تم پہ کروروں درود

کیا ہیں جو بے حد ہیں لوث تم تو ہو غیث اور غوث
چھینٹے میں ہوگا بھلا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود

نُحْتَ فَلَاحَ الْفَلَاحِ رُحْتَ فَرَاحَ الْمَرَاحِ
عُدْ لِيَعُوْدَ الْهَنَا تم پہ کروروں درود

جان و جہانِ مسیح داد کہ دل ہے جریح
نبضیں چھٹیں دم چلا تم پہ کروروں درود

اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مرے مشکل کشا تم پہ کروروں درود

تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروروں درود

خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ
آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بیحد قصور تم ہو عفوّ و غفور — بخشدو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

مہرِ خدا نورِ نور دل ہے سیہ دن ہے دور — شب میں کرو چاندنا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر — کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروڑوں درود

چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر — دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروڑوں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور — لم ہے یہ وہ اِن ہوا تم پہ کروڑوں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز — ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

طارمِ اعلیٰ کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش — آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص — بند سے کردو رہا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض — خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط — المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود

بے ادب بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ — عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروڑوں درود

لو تہِ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روزِ جمع — آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ — طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود

گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف — لا کے تہِ تیغِ لا تم پہ کروڑوں درود

تم نے برنگِ فلق جیبِ جہاں کر کے شق — نور کا تڑکا کیا تم پہ کروڑوں درود

نوبتِ در ہیں فلک خادمِ در ہیں ملک — تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروڑوں درود

خلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل — خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رسل کے امام — نوشہِ ملکِ خدا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

نافع و دافع ہو تم شافع رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

جائیں نہ جبتک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

مظہر حق ہو تمھیں مظہر حق ہو تمھیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں درود

زور دہِ نارساں تکیہ گہِ بیکساں
بادشہ ماورا تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

کیوں کہو بیکس ہیں ہم کیوں کہو بے بس ہیں ہم
تم ہو، میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود

گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسے تمھیں پالنا تم پہ کروروں درود

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروروں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

کر کے تمھارے گناہ مانگیں تمھاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

کر دو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو براہ
اہل ولا کا بھلا تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

کام غضب کے کیے اس پہ ہے سرکار سے
بندوں کو چشم رضا تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے ۔ جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

ز عکست ماہ تاباں آفریدند ۔ ز بوئے تو گلستاں آفریدند

نہ از بہر تو صرف ایمانیانند ۔ کہ خود بہر تو ایماں آفریدند

صبا را مست از بویت بہر سو ۔ چناں افتان و خیزاں آفریدند

برائے جلوۂ یک گلبن ناز ۔ ہزاراں باغ و بستاں آفریدند

ز مہر تو مثالے بر گرفتند ۔ وزاں مہر سلیماں آفریدند

چو انگشت تو شد جولاں دہ برق ۔ قمر را بہر قرباں آفریدند

ز لعل نوشخند جانفزایت ۔ زلال آب حیواں آفریدند

نہ غیر کبریا جان آفرینے ۔ نہ خود مثل تو جاناں آفریدند

پے نظارۂ محبوب لاہوت ۔ جبینت آئنہ ساں آفریدند

بنا کردند تا قصر رسالت ۔ ترا شمع شبستاں آفریدند

ز مہر و چرخ بہر خوان جودت ۔ عجب قرص و نمکداں آفریدند

حسنت تا بہار تازہ گل کرد

رضایت را غزل خواں آفریدند

وظیفۂ قادریہ

٢١ ھ ١٣

سقانی الحب کأسات الوصال — فقلت لخمرتی نحوی تعالی
داد عشقم جام وصل کبریا — پس بگفتم بادہ ام را سوئیم آ
الصلائے فضل خوردن حضور — شاہ بر خود دست صہبا در وفور
بخشش کردن گرنہ عزم خسروی ست — آخر این نوشیدہ خواندن بہر چیست
سعت ومشت لنحوی فی کؤس — فہمت لسکرتی بین الموالی
شعلہ داں در جامہا سوئم رواں — والہ سکرم شدم در سروراں
سکر تو از ذکر و فکر اکبر بود — سکر کو چوں حکم خود بر می رود
سوئے مے بر بوئے مے مرداں رواں — بادہ خود سوبہت بہلئے سرو داں
فقلت لسائر الاقطاب لموا — بحالی وادخلوا انتم رجالی
گفتم اے قطباں بعون شان من — جملہ در آئید تان مردانِ من
جمع خواندی تا قوی دلہا شوند — ہم زعونِ حال خود دادی کنند
ورنہ تا بام حضور تو صعود — حاش للہ تاب و یارائے کہ بود
وہموا واشربوا انتم جنودی — فساقی القوم بالوافی ملالی
ہمت آرید و خورید اے لشکرم — ساقیم دادہ لبالب از کرم
شکر حق جام تو لبریز می ست — بر لبالب را چکیدن در پے است
تا بما ہم آیدان شاہ العظیم — آں نصیب الارض من کاس الکریم

شربتم فضلتی من بعد سکرے | دلا نلتم علوی واتصالے
من شدم سرشار و سورم بپچشید | رخت تا قرب و علوم کئے کشید
فضلہ خوارش شہان و من گدائے | روئے اٰنم کو کرخواہم قطرہ لائے
یلیلے بود شہسم گفتہ ملا سئے منال | مے طلب لاتنثوی اینجا نہ لائے
مقامکم العلے جمعا ولکن | مقامے فوتکم ما زال عالے
جائے تاباں بالا دلے جایم بود | فوق تاں از روز اول تا ابد
جات بالاتر ز دہم جا تہا | جا تہا خود ہست ہر یا تہا
پا تہا چپو دگہ سہ ہا زیر پات | پات ہم کے چوں فرود آئی زجات

انا فے حضرۃ التقریب وحدی | یصرفنی وحسبی ذوالجلال
ایکہ در حضرتم خدا اگر دانم | حال وکافی آں جلیل داندم
ایکہ می گرداند آں یکے نہ غیر | حال ما گرداں زشرہا سوئے خیر
تاج قربش شادماں بر سر نہہ | شئ للہ قرب خود مارا بدہ
انا الباز ی اشہب کل شیخ | ومن ذا فے الرجال اعطی مثالے
باز اشہب در مشیخاں چوں حمام | کیست در مرداں کہ چوں من بافت کام

حبذا شہبا ز طیرستان قدس   اے شکار پنجہ ات مرغان قدس

شادماں ہم قمری کوتر بزن   گر نگہ بر خستہ چندے ہم فگن

کسانی خلعة بطن از عزم   وتوجنی بتیجان الکمال

خلعتم با خوشش نگار عزم داد   بر سرم صد تاج دارائی نہاد

یارب ایں خلعت ہمایوں تا نشور   حلہ پوشا یک نظر بر مشت عود

تاج را از فرق خود معراج دہ   بر سرم از خاک راہت تاج نہ

واطلعنی علے سر قدیم   وقلدنی واعطانی سؤالی

آگہم فرمود بر راز قدیم   عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم

عہدہ از تو عہد از تو ساز تو   ما نظل نعمت و حسم ناز تو

یلے وخ وخ زمان خرمی است   شوئے ماشہ شحنہ حالا ترس کیست

وولانی علے الاقطاب جمعاً   فحکمی نافذ فی کل حال

والیم کردہ بر اقطاب جہاں   پس بہر حالت حکم من رواں

اے ثریا تا ثرے امرت امیر   کجروے بے علم را در حکم گیر

پیش ازاں کافتد سوئے آتش نیاز   نرم نرم از دست لطف راست ساز

فلو القیت سری فی بحار   لصار الکل غورا فی الزوال

راز خود گر افگنم اندر بحار   جملہ گم گردد و فرو رفتہ بغار

نفس و شیطاں نزع جاں گور و نشور   نامہ خواندن بر سر خنجر عبور

ناخدایا ہفت دریا در رہم   دست گیر اے یم زرانت کم زنم

ولو القیت سری فی جبال   لدکت واختفت بین الرمال

رازم از جلوه وهم گرد جبال　　پاره پاره گشته پنهان در رمال

ای ز رازت کوه کاه و کاه و کوه　　کاه بیجان راست سد راه کوه

طاعتم کاه است جرمم کوه زار　　کوه را کاه و بپر در کاه زار

ولو القیت سری فوق نار　　لخمدت وانطفت من سر حال

پرتو راز ار فگنم گر بر اثیر　　سرد و خامش گردد از رازم سعیر

نیز امن نار جرم افروختم　　هم دل رازم درونش سوختم

راز من از زور با خود نوش کن　　نار من از نور خود خاموش کن

ولو القیت سری فوق میت　　لقام بقدرة المولی تعالی

راز خود بر مرده گر افگنم　　زنده بر خیزد باذن ذو الکرم

ای نگاهت زنده ساز مرده ها　　چیست پیشت درد دل افسرده

این لبانت جلوه بار شهد کن　　قم بقم مرده ام راز زنده کو

وما منها شهور او دهور　　تمر وتنقضی الا اتی

نیست شهری نیست دهری را مرور　　تا نیاید بر درم پیش از ظهور

ای در تو مرجع هر دهر و شهر　　بندگانت را چه ترس از دست دهر

هر چه عمرم کن از مهرت نخیر　　خیر مخصا من نه بینم هیچ ضیر

وتخبرنی بما یاتی وتجری　　تعلمنی فاقصر عن حد الشکر

جمله گوید با من از حال و صفت　　از جد الم دست کوته باید

او حش الله زبید این شه را جلال　　عرض بیگی در او ماه و سال

در جد الش کی کجا یابی امان　　خود کنیز او زمین بنده زمان

مریدی هم وطب و اشطو وغن — وافعل ماتشاء نالاسه حال

بنده ام خوش می سرا بیباک دست — هرچه خواهی کن که نسبت بر ترست

ین سخن را بنده باید بنده گو — بنده کن اے بادشاه بنده جو

اد و پاکو بان رود جانم ز تن — بر مریدی هم وطب و اشطو وغن

مریدی لا تخف الله ربی — عطائی رفعة قلت المنال

ب من حق بنده از تر سے منال — رفعتم آمد رسیدم تا منال

ے ترا الله رب محبوب اب — طرفه مربوبی و محبوبی عجب

ب واب پاکت نمود از ریب و عیب — اندلم بر کش شها بر عیب و ریب

مریدی لا تخف واش فنائی — عزوم قاتل عند القتال

بنده ام ترسے مدار از بد سگال — سخت عزم و قاتلم وقت قتال

شکر حق با بندگان شه راسرست — خانه زادیم زا باب و مادرست

بنده ات را دشمنان واند خس — یا عزوما قاتلا فریادرس

طبولی فی السماء والارض دقت — وشاؤس السعادة قد بدالی

نوبتم در حضرتی و غبرا زدند — شد نقیب موکبم بخت بلند

یارب این شه را مبارک دیر یاز — تخت و بخت و تاج و باج و ساز و ناز

بادشاها شکر سلطانی خویش — یک نگاهے بر گدائے سینه ریش

بلاد الله ملکی تحت حکمی — درد تی قبل قلبی قد صفالی

ملک حق ملکم ته فرمان من — وقت من شد و شان من زبان سر

مبارک الله وسعت سلطان تو — شرق تا غرب آن تو و فرمان تو

تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش
بہ در آمد دہ زکوٰۃ وقت خویش

نظرت الیٰ مبلاد اللہ جمعاً
کخردلۃ علے حکم اتصال

در نگاہم جملہ ملک ذوالجلال
دانہ خردل سان بحکم اتصال

وہ کہ تو می بینیٔ و ما در گناہ
آہ آہ از کوریٔ ما آہ آہ

چشم و تا زیں بلاہا وارہیم
روئے تو بینیم و برپا جان دہیم

وکل ولی لہ قدم وانی
علے قدم النبی بدر الکمال

ہر ولی را یک قدم داد ند و ما
بر قدمہائے نبی بدر العلے

کام جانہا تو بگام مصطفےٰ
حیف بر خطوات دیو آئیم م

گام بر گام سگے مارا مبیں
دست دہ برکش سوئے راہ مبیں

درست العلم حتے صرت قطبا
ونلت السعد من مولی الموالی

درس کردم علم تا قطبے شدم
کرد مولائے موالی اسعدم

اے سعید بو سعید سعد دیں
سعد چہ ختا بندہ اے سعد زمیں

نے ہمیں سعدی کہ شاہا سعد کن
سعد کن نا سعدِ ما را سعد کن

رجالی فی ھواجر ھم صیام
وفی ظلم اللیالی کاللآلی

در تموز روز جیشم روزہ دار
در شبِ تیرہ چو گوہر نور بار

کار مردانت صیام ست و قیام
کام ما۔ در خورد بام و خواب شب

مرد کن یا خاک راہت کن شتاب
ایں بہائم را چناں گو کن تراب

انا الحسنی والمخدع مقامی
واقدامی علے عنق الرجال

از حسن نسل من و مخدع مقام
پائے من بر گردن جملہ کرام

سر ما ہم براہ افتادہ ایم
پائے مالت را سرے بنہادہ ایم

گل بما یک قدم گل کم بداں
حسبتہً للہ مرد دامن کشاں

انا الجیلی محی الدین اسمے
واعلامی علی راس الجبال

مولدم جیلاں و نامم محی الدین
برا بیستم ہمہ قلہائے کوہ بین

اے نہ آیات خدا را یات تو
معجزات مصطفےٰ آیات تو

جلوہ دہ انہ رایت ایں آیت
چوں منی محشور زیر رایت

وعبد القادر المشہور اسمے
وجدی صاحب العین الکمال

نام مشہور است عبد القادرم
مین ہر فضل آن جد اکرم

آن جدت چوں نباشد آن تو
وارثی اے جان من قربان تو

بر رضائے ناقصت افشاں نوال
یک چشیدن آبے از بحر الکمال

خفتہ دل تا چند ننگ زیستن
بر رخش از بحر فضل آبے بزن

تشنہ کامے یا بدامے کردہ عش
بحر سائل را بگو خود رو برش

رو برش اور برش بیدار ساز
ہوش بخش و نوش بخش و جاں نواز

جاں نوازا جاں فدائے نام تو
کام جاں دہ اے جہاں در کام تو

ایں دعا از بندہ آمیں از ملک
پوزش از بغداد اجابت از فلک

ترنم عندلیب قاسم بر شاخسار مدح اکرم حضور پیر مرشد برحق علیہ الرضوان الحق

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آل رسول
خوشا سرے کہ کنندش فدائے آل رسول

گناہ بندہ ببخش اے خدائے آل رسول
برائے آل رسول از برائے آل رسول

هزار درج سعادت برآرد از صدفے
بہاے ہر گہرے بہاے آل رسول

سیہ سپید نہ شد گر رشید مصرش داد
سیہ سپید کرہ سازد عطاے آل رسول

اذا رأوا ذکر اللہ معانیم بینی
من و خداے من آنست ادائے آل رسول

خبر دہد ز نگ… لا الہ الا اللہ
فناے آل رسول بقاے آل رسول

ہزار مہر چو درہ ہواے او چو ہبا
برون نسے کہ درخشد ضیاے آل رسول

نقیب نشست نشیناں بلند نیست ایں جا
تواضعت در مرتعلے آل رسول

بر آب چرخ برین و ببین ستانہ او
گر ابخاک و بیا بہ سماے آل رسول

قباے شہ بگلیم سیاہ خود نخرد
سیہ گلیم نباشد گداے آل رسول

دواے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش
بیا مریض بدار الشفاے آل رسول

ہمیں نہ از سر افسر کہ ہم ز سر برخاست
نشست ہر کہ بفرقش ہماے آل رسول

بسنحر و طعنہ سختی زند بعارض گل
بنگ صخرہ وند گر صباے آل رسول

دہد ز باغ منے غنچہاے زر بہ گرہ
دم سوالِ حیا و غناے آل رسول

ز چرخ دکان زر شرقی و مغربی آرند
بدرد مسِ نمس کیمیاے آل رسول

جرس بصلصلہ اش انچہ گفت راہی را
ہماں بسلسلہ آمد وراے آل رسول

رسول داں شوی از نام او نمی بینی
دو حرف معرفہ دراجداے آل رسول

بخدمتش نخرد باج و تاج زنگ و فرنگ
سپید بخت سیاہ سراے آل رسول

اگر شب است و خطر سخت و رہ نمیدانی
ببند چشم و بیا بر قفاے آل رسول

ز سر نہند کلاہ عنبر ور مدعیان
بجلوہ مدداے کفش پاے آل رسول

ہزار جامہ سالوس راگستانی دہ
بتاب لے مرجیب قباے آل رسول

مرو بمیکدہ آنجا سیاہ کارانند
بیا بخانقہِ نور زنائے آل رسول

مرو بمجلس فسق و فجور شیاداں
بیا با نجمن اتقائے آل رسول

مرو بدانکہ ایں در دروغ بافاں ہیچ
بیا بجلوہ گہ دلکشائے آل رسول

شکست شیشۂ ہجرو ہمی بشیشہ ہنوز
ز دل نمیرود آں جلوہ ہائے آل رسول

شہید عشق نمیرد کہ جان بجاناں داد
تو مردی ایکہ جدائی ز پائے آل رسول

بگو گدائے من و وائے مردہ ماندن من
منال ہر زہ کہ ہیہات وائے آل رسول

کہ می بروز رمضان تلخ کام میاز
بعہد شہد فروش بقائے آل رسول

صبا سلام اسیران بستہ بال رسان
بطائران ہوا و فضائے آل رسول

خطا مکن دلکا پردہ ایست دوری نیست
بگوش منیخو اند اکنوں صدائے آل رسول

مگو کہ دیدہ گری دغبار دیدہ بخند
بکار قست کنوں توتیائے آل رسول

مپیچ در غم عیارگاں مذنب شعار
اگر ادب نکنند از برائے آل رسول

ہر آنکہ نکتہ کند نکتہ ہر نفس ویست
غنی ست حضرت چہ رخ اعتلائے آل رسول

سپاس کن کہ بپاس و سپاس بد نشان
نیاز و ناز ندارد ثنائے آل رسول

نہ سگ بشور و نہ شیر نجامشی کاہد
ز قدر بدر و ضیائے ثنائے آل رسول

تواضع شہ مسکیں نواز رانازم
کہ ہمچو بندہ کند بوس پائے آل رسول

منم امیر جہانگیر کجب گلہ یعنی
کمینہ بندہ و مسکیں گدائے آل رسول

اگر مثال خلافت دہد فقیرے را
عجب مدار ز فیض و سخائے آل رسول

مگیر خردہ کہ آں کس نہ اہل ایں کارست
کہ داند اہل نمودن عطائے آل رسول

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
تبارک اللہ ما و ثنائے آل رسول

مرا ز نسبت ملک است امید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیائے رضائے آل رسول

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشہ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

سرِ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بیکس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا
شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رأفت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا سازِ طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رأفت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رای مقصدِ ما طغےٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

ان کے خد کی سہولت پہ بیحد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریشِ خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں ۔۔۔ اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود ۔۔۔ اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود ۔۔۔ اسکی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول ۔۔۔ اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے ۔۔۔ ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں ۔۔۔ اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں ۔۔۔ اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شان شرف ۔۔۔ ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجر اسود کعبۂ جان و دل ۔۔۔ یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا ۔۔۔ موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں ۔۔۔ ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایمان کے دونوں ستون ۔۔۔ ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم ۔۔۔ اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں ۔۔۔ انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال ۔۔۔ ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود ۔۔۔ شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں ۔۔۔ غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا ۔۔۔ اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچ کر بندھی ۔۔۔ اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیا تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

زرعِ شاداب و ہر ضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھرائی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّاں سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہلبیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبیٰ سید الاسخیا
راکب دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوار لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف مہر برجِ شرف
رنگ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوگیانِ بیت الشرف پر درود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

سیما پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزلٌ مِن قَصَبٍ لا نَصَبٍ لا صَخَب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی
اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثارانِ بدر و احد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابقِ سیرِ قربِ خدا
اوحد کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفا
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانیِ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین — چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر — اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارق حق و باطل امام الہدیٰ — تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبی ۔ ہمزبان نبی — جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہد مسجد احمدی پر درود — دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

درِ منثور قرآن کی سلک بہی — زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ — حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین — ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسلِ صفا وجہ وصلِ خدا — باب فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج — چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن — پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحی رفض و تفضیل و نصیب و خروج — حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنین پیش فتح و پس فتح سب — اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں ایک نظر — اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی — ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

باقی ساقیانِ شرابِ طہور — زین اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے — ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود — ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف — چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود | حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ | جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطبِ ابدال و ارشاد و رشد الرشاد | محیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مردِ خیلِ طریقت پہ بیحد درود | فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا | اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہ برکات و برکاتِ پیشینیاں | نوبہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سید آلِ محمد امام الرشید | گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول | زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال | سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نورِ جاں عطر مجموعہ آلِ رسول | میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجاد نوری نہاد | احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب | تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا | بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن | اہل و ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعوے نہیں | شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور | بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ | مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اے شافعِ تردامناں وے چارۂ دردِ نہاں | جانِ دل و روحِ رواں یعنی شہِ عرش آستاں

اے مسندت عرشِ بریں وے خادمت روح الامیں | مہرِ فلک ماہِ زمیں شاہِ جہاں زیبِ جناں

اے مرہم زخم جگر یا قوت لب والا گہر | غیرت دہ شمس و قمر رشکِ گل جان جہاں
اے جانِ من جانانِ من ہم درد ہم درمانِ من | دین من و ایمان من امن و امان امتان
اے مقتدا شمع ہدیٰ نور خدا ظلمت زدا | مہر فدا ماہت گدا لو زرت جدا از این و آں
عین کرم زین حرم ماہ قدم انجم خدم | والا حشم عالی ہمم زیر قدم صد لامکاں
آئینہ حیران تو شمس و قمر جویانِ تو ! | سیارہا قربان تو شمعت فدا پروانہ ساں
گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو | سنبل نثار موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں
باد صبا جویانِ تو باغ خدا از آنِ تو ! | بالا بلا گردانِ تو شاخ چمن سروِ چماں
یعقوب گریانت شدہ ایوب حیرانت شدہ | صالح حدیٰ خوانت شدہ اے یکہ تاز لامکاں
گشتہ
خضر ست گویاں العطش موسیٰ بآئین غش | یعقوب شد بینائیش در یادت اے جانِ جہاں
در ہجرِ تو سوزاں دلم پارہ جگر از رنج و غم | صد داغ سینہ از الم وز چشم دریائے رواں
بہر خدا مرہم بنہ از کارِ من بکشا گرہ | فریادرس دادے بدہ دستے بما افتادگاں
مولیٰ ز پا افتادہ ام دارم شہا چشم کرم | مہر عرب ماہ عجم رحمے بحال بندگاں
شکمہ بدہ گو یک سخن تلخ است بر من جان من | باز نقاب از رخ فگن بہر رضائے خستہ جاں

نالۂ دلِ زار بسرکار ابد قرار صلوٰت اللہ و سلامہ علیہ و علیٰ آلہ الاطہار

یا خدا بہر جناب مصطفیٰ امداد کن | یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن
یا شفیع المذنبین یا رحمۃً للعالمین | یا امان الخائفین یا ملتجیٰ امداد کن
اے پناہ ترسندگان
حرز من لا حرز لہ یا کنز من لا کنز لہ | عز من لا عز لہ یا مرتجیٰ امداد کن
اے خزانۂ کہ خزانہ ندارد | اے عزت آنکہ او عزتے نیست اے امیدگاہ
ثروت بے ثروتاں اے قوت بے قوتاں | اے پناہ بیکساں اے غمزدا امداد کن

یا مفیض الجود یا سر الوجود اے تخم بود — اے بہار ابتدا و انتہا امداد کن

اے مغیث اے غوث اے غیث اے غیاث المستغیثین — اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن

نعمت بے محنت اے منت بے منتہے — رحمت بے زحمت اے عین عطا امداد کن

نیر النور الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ — اے رخت آئینہ ذات خدا امداد کن

اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک — اے فدایت عرش و فرش و ارض و سماں امداد کن

اے طیب قرشی ہاشمی طیبی تہامی الابطحی — غم بیت اللہ و عذرا و قبا امداد کن

یا طیب الروح یا طیب الفتوح اے بے صبوح — مظہر سبوح پاک دا فوعلیہا امداد کن

اے عطاپاش اے خطاپوش اے عفو کیش اے کریم — اے سزاوار رفعت رب العلیٰ امداد کن

اے سرور جان غمگین اے پناہ حزین — اے غم تو ضامن شادی ما امداد کن

اے بہیں عطرے ناعلی جو بہ عطار قدس — اے بہیں و ترے زدرج اصطفا امداد کن

اے کہ عالم جملہ داد ندت مگر عیب و قصور — سرور بے نقص شاہ بے خطا امداد کن

بندۂ مولیٰ و مولائے تمامی بندگان — اے ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن

اے علیم اے عالم اے علام اعلم اے علم — علم تو مغنی ز عرض مدعا امداد کن

اے بدست تو عناں کن مکن کن لا تکن — اے بحکمت عرش و ما تحت الثریٰ امداد کن

سیدا قلب الہدیٰ جلب الندیٰ اسلب الردیٰ — غمزدا غمر الردا لحتہ اے امداد کن

سرورا کہف الوریٰ تن برادداں جانہا شفا — اے نسیم دامنت عیسیٰ لقا امداد کن

اے برائے ہر دل مغشوش و چشم پر غبار — خاک کویت کیمیا و توتیا امداد کن

جان جاں جان جہاں جاں جہاں را جان جا — بلکہ جانہا خاک نعلینت شہا امداد کن

من علیہا فان آنچہ ہمہ روئے زمیں ہست — در تو فانی در تو گم ہر تو فدا امداد کن

کل شیٔ ہالک الا وجہہ اے آنکہ خلق　　در تو مستہلک تو در ذات خدا امداد کن

سہل کارے باشدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ　　ہر چہ خواہی میکند فوراً ترا امداد کن

دا ہیاں از من مرا ہے من سوئے خود خواں مرا　　مدعا بخشا دے بے مدعا امداد کن

فغان جان غمگین ہے آستان قبلۃ التمکین اسد اللہ المرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ الاسنیٰ امداد کن

مرتضیٰ اے شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا　　سردار لشکر کشا مشکل کشا امداد کن

حیدرا اژدر درا ضرغام ہائل منظرا　　شہر عرفاں را در روشن ترا امداد کن

ضیغما غیظ عدا زیغ و فتن را دا غما　　پہلوانِ حق امیر لا فتیٰ امداد کن

اے خدا را تیغ و اے اندام احمد را سپر　　یا علی یا ابوالحسن یا ابوالعلےٰ امداد کن

یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوئے نبی　　من زپا افتادم اے دستِ خدا امداد کن

اے نگار راز دار قصر اللہ انجلیٰ　　اے بہار لالہ زار انما امداد کن

اے تنت را جامہ پر زر جلوہ ہاری عبا　　اے سرت را تاج گوہر ہل اتیٰ امداد کن

اے رخت را غازۂ تطہیر و اذہاب رجس　　اے لبت را مایۂ فصل القضا امداد کن

اے بجات و حریرا این زشمس و زمہریر　　اے ترا فردوس مشتاق لقا امداد کن

اے بحضرت روز حسرت بنصرت جہا نسوز　　شکر ایں نصرت بیک نصرت مرا امداد کن

یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر　　یا بہیج القلب فی یوم الاسےٰ امداد کن

اے دقاہم ربہم امنت زشر مستطیر　　مجرمم میجویم از کیفر وقا امداد کن

اے تنت در راہ مولیٰ خاک و جانت عرش پاک　　بو تراب اے خاکیان را پیشوا امداد کن

اے شب ہجرت بجائے مصطفےٰ بر رخت خواب　　اے دم شدت فدائے مصطفےٰ امداد کن

اے عدوئے کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج　　اے علوئے سنت و دین ہدیٰ امداد کن

شمع بزم و تیغ رزم و کوہ عزم و کان حزم　　اے گدا دلائے فریدوں نواز گدا امداد کن

نغمہ دل تفتگان کرب و بلا بمدح حسین الشہدا علیٰ جدہ و علیہ الصلوٰۃ والثنا

یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا　　گلرخا شہزادہ گلگوں قبا امداد کن

اے حسین اے مصطفیٰ را راحت جان و عین　　راحت جاں نور عینم دہ بیا امداد کن

اے ز حسن خلق و حسن خلق احمد نسخہ　　سینہ تا پا شکل محبوب خدا امداد کن

جان حسن ایمان حسن ایکاں حسن ایشاں حسن　　اے جمالت لمع شمع من رائی امداد کن

جانِ زہرا و شہیدِ زہر را نور نظیر　　زہرت از ہار تسلیم و رضا امداد کن

اے بواقع بیکساں دہر را زیبا سے　　دے بظاہر بیکس دشت جفا امداد کن

اے گلویت گر لبان مصطفیٰ را بوسہ گاہ　　کر بست تیغ لعیں را حسرتا امداد کن

اے تن تو کہ سوار شہسوار عرش ناز　　گرچناں پامال خیل اشقیا امداد کن

اے دل و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو　　اے لبت شرح رضینا بالقضا امداد کن

اے کہ سوزت خانماں آبرا آتش زدے　　گر بنودے گریہ ارض و سما امداد کن

ہے چہ بحر و تفتگی کوثر لب و ایں تشنگی　　خاک بر فرق فرات از لب مرا امداد کن

ابر گو ہرگز مبار و نہر گو ہرگز مریز　　خود لبت تسلیم و فیضت جزا امداد کن

ترزبانی مدح نگار بذکر بقیہ ائمہ اطہار و دیگر اولیائے کبار

تا حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفار

باقی السید یا سجاد یا شاہ جواد　　خضر ارشاد آدم آل عبا امداد کن

اے بقید ظلم و صبر قیدی ز بند غم کشا　　اے تہ بیداد دکان داد ہا امداد کن

باقرا یا عالم سادات یا بحر العلوم　　از علوم خود بدفع جہل ما امداد کن

جعفر صادق بحق ناطق بحق واثق توئی | بہر حق مارا طریق حق نما امداد کن
شان علما کان علما جان سلما السلام | موسی کاظم جہاں ناظم مرا امداد کن
اے تما زیں از عبادت زتو زین عابداں | بہر ایں بے زینت از زین وصفا امداد کن
ضامن ثامن رضا بہ من نگاہے از رضا | خشم را شایانم وگویم رضا امداد کن
یا شہ معروف مارا رہ سوئے معروف دہ | یا سرے امن از سقط و رد و سرا امداد کن
یا جنید اے بادشاہ جند عرفاں المدد | شبلیا اے شبل شیر کبریا امداد کن
شیخ عبد الواحد ارا ہم سوئے واحد نما | بے فرح را بالفرح طرطوسیا امداد کن
بوالحسن ہکاریا حالم حسن کن بے ریا | اے علی اے شاہ عالی مرتقے امداد کن
سرور مخزوم سیف اللہ اے خالد بقر | بوسعید ا اسعدا سعد الورے امداد کن
اے ترا ہبرے چو عبد القادر جیلی مزید | بر سگان در گہش لطفے نما امداد کن
دہ چہ شیر شرزہ راہ تست از بخت سعید | دشت ضیغم لیث شیر ندا امداد کن

بامید ابر جا خود بالیدن زماں و مرا عنت ابر خاک مالیدن و بدرگاہ بیکس پناہ غوثیت نالیدن

بیلے خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم | رقصم و جو شد زہر مویم ندا امداد کن
ترمۂ تر سازے زنم بر لب نزدہ مہر ادب | خیزد از ہر تار جیب من صدا امداد کن
بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے سگش | ورنہ بخشندہ پیش شہ گریم شہا امداد کن

مطلع دوم مشرق مہر مدحت از افق سپہر قادریت

آہ یا غوث شاہ یا غوث شاہ یا امداد کن | یا حیوۃ الجود یا روح المنا امداد کن
یا ولی الاولیا ابن نبی الانبیا | اے کف پایت بر رقاب اولیا امداد کن
دست بخش حضرت حماد زیب دست خود | از تو دستے خواہد ایں بیدست پا امداد کن

مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق — فاضلان و اصلاں را مقتدا امداد کن

واشیاں بر بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ اند — یا غزو ما قاتلاً عند الوغا امداد کن

بہر لا خوف علیہم نجنا مما نخاف — بہر لا ہم یحزنون غمہا زدا امداد کن

اے بامصار کرم و و قرن پیشیں دو حرم — تو بملک اولیا چوں ایلیا امداد کن

عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا! — لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن

شاہ دیں عمر سنن ماہ زمیں مہر زمن — گاہ کیں بہر فتن برق فنا امداد کن

طیب الاخلاق و حق مشتاق و واصل بخلاق — نیر الاشراق و لماع السنا امداد کن

مہرباں تر بر من از من آگہ تر ز من — چند گویم سید اجود الندیٰ امداد کن

تسلیہ خاطر بذکر عاطر بقیہ اکابر ناجناب سے آپ برکات ماطر قدس اللہ اسرارہم الاطاہر

یا ابن ہذا المرتجیٰ یا عبد رزاق الوریٰ — تاکہ باشد رزق ما عشق شما امداد کن

یا ابا صالح صلاح دیں و اصلاح قلوب — فاسدا گلزار و در جوش ہوا امداد کن

جان نصری یا محی الدین فانصر و انتصر — اے علی اے شہریار مرتضےٰ امداد کن

سید موسیٰ کلیم طور عرفاں المدد — اے حسن اے تاجدار مجتبےٰ امداد کن

منتقی جوہر ز جیلاں سید احمد الاماں — بے بہا گوہر بہاؤ الدین بہا امداد کن

بندہ را نمرود نفس انداخت در نار ہوا — یا براہیم ابر آتش گل کنا امداد کن

اے محمد اے اے بھکاری اے گدائے مصطفےٰ — ما گدایان درت اے با سخا امداد کن

النجا اے زندہ جاوید اے قاضی جیا — اے جمال اولیا یوسف لقا امداد کن

یا محمد یا علیم و احمر زدست غفلتم — اے کہ ہر موئے تو در ذکر خدا امداد کن

اے بنامت شیرہ جاں شد نبات کالپی — احمد نوشیں لب شیریں ادا امداد کن

شاہ فضل اللہ یا ذو الفضل یا فضل الہ — چشم در فضل تو بست ایں بینوا امداد کن

سلسلہ سخن تا شاخ معلائی برکاتی رسیدن و بردر آقایان خود برسم گدای علی اللّٰہی کشیدن

شاہ برکات لے ابوالبرکات اے سلطان جود
بارک اللہ اے مبارک بادشا امداد کن

عشق اے مقتول عشق اے خونبہا عین ذات
اے زجاں بگزشتہ جانان و اصلا امداد کن

بیخود اد با خدا آل محمد مصطفیٰ
سید احق و اجلا یا مقتدا امداد کن

اے حریم طیبہ توحید را کوہ احد
یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

اے سراپا چشم گشتہ در شہود عین ہو
زاں سبب کردند نامت عینیا امداد کن

یا ابوالفضل آل احمد حضرت اچھے میاں
شاہ شمس الدین ضیاء الاصفیا امداد کن

در جی بر جد تو لایا آل ابوالفضل آمدہ است
بندۂ بے برگ و تو با فضل و غنا امداد کن

گو نہ ہجرت کردم از اتم دغنی ار زعم القرب
آخر ایں در را نیم مسکیں گدا امداد کن

اے کہ شمسی دا کرامتہائے تو مثل نجوم
اے عجب ہم مہر ہم انجم نما امداد کن

من سرت گردم مے در دیگر زشرق خمق تاب
آفتا باد در شب وا جسم بیا امداد کن

تاجدار حضرت مارہرہ یا آل رسول
اے خدا خواہ و جلا از ما عدا امداد کن

لے شہ والا عمیم آلا عظیم المرتبت
اے پئے الاذبیح تیغ لا امداد کن

نائل وجود از نے زاں یم مرا سیراب ساز
نوگل جود از شمے جانم فزا امداد کن

لے عجب غیبے ترا مشہور داز غیب شہود
دیدہ از خود بستی و دیدی خدا امداد کن

خلاصہ فکر و عرض خاص

بندہ ام دالآخر امر کہ انچہ دانی کن بمن
من نمیگویم مرا بگزار یا امداد کن

خانہ زادان کریمان گر بشرت نیر نید
ایں من و انیک سرم در نے مرا امداد کن

دست من بگرفتی و بر تست پاسش بعد ازیں
یا تو دانی یا ہماں دست تو یا امداد کن

گر بدوزخ میبرد م آخر ہمی گویند خلق
کاں رسولی میرود غیرت بر امداد کن

عار باشد بہر شاں وہ اگر ضائع شود
یک رسن در دشت یا حامی الحمیٰ امداد کن

مسک الختام و فذلکۃ المرام در رجوع الکلام الی الملک المنعام جل و علا

یا الٰہی ذلیل ایں شیراں گر نتم بندہ را
از سگانِ شاں شمار و دائما امداد کن

بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست
زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن

مظہر عون اند وانجا مغز حرفے نیش نیست
یعنی اے رب نبی و اولیا امداد کن

نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یا اللہ حق الیک المنتہیٰ امداد کن

مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو
سرور ہر دو سرا ہو

اپنے اچھوں کا تصدق
ہم بدوں کو بھی نباہو

کس کے پھر ہو کر رہیں ہم
گر تمھیں ہم کو نہ چاہو

بد ہنسیں تم ان کی خاطر
رات بھر رؤو کراہو

بد کریں ہر دم برائی
تم کہو ان کا بھلا ہو

ہم وہی ناشستہ رو ہیں
تم وہی بحرِ عطا ہو

ہم وہی شایاں رد ہیں
تم وہی شانِ سخا ہو

ہم وہی بے شرم بد ہیں
تم وہی کانِ حیا ہو

ہم وہی ننگِ جفا ہیں
تم وہی جانِ وفا ہو

ہم وہی قابل سزا کے
تم وہی رحمِ خدا ہو

چرخ بدلے دہر بدلے
تم بدلنے سے ورا ہو

اب ہمیں ہوں سہو حاشا | ایسی بھولوں سے جدا ہو
عمر بھر تو یاد رکھنا | وقت پر کیا بھولنا ہو
وقت پیدائش نہ بھولے | کیف پینے کیوں قضا ہو
یہ بھی مولے عرض کردوں | بھول اگر جاؤ تو کیا ہو
وہ ہو جو تم پر گراں ہے | وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو
وہ ہو جس کا نام لیتے | دشمنوں کا دل برا ہو
وہ ہو جس کے رد کی خاطر | رات دن وقف دعا ہو
مرمٹیں بربادہ بندے | خاک آبادہ آگ کا ہو
شاد ہوا ابلیس ملعون | غم کسے اس قہر کا ہو
تم کو ہو واللہ تمکو | جان و دل تم پر فدا ہو
تم کو غم سے حق بچائے | غم عدو کو جاں گزا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق | بیکسوں کے غمزدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے | تم مدام اس کو سرا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو | وہ وہی چاہے جو چاہو
بر تو او پاشد تو بر ما | تا ابد یہ سلسلہ ہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریئے | جب نبی مشکلشا ہو

در منقبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ

السلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ | حمزہ سردار شہیدان عم اکبر آمدہ
جعفرے کومی پرد صبح و مسا با قدسیاں | با تو ہم مسکن بہ بطن پاک مادر آمدہ

بنت احمد رونق کاشانہ و بانوے تو — گوشت و خوں تو بلحمش شیر و شکر آمدہ

ہر دو ریحانِ نبی گلہائے تو ازن گلزمیں — بہر گل چینت زمیں باغ بہ بر تر آمدہ

می چمیدی گلبنا در باغ اسلام تا ہنوز — غنچہ ات نشگفت و لی نخلے درگر بر آمدہ

نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ باد تند — یا علی چوں بہ زبانِ شمع مضطر آمدہ

ماہ تاباں گو مہتاب و مہرِ رخشاں گو مرخش — باختر تا خاور اسمت نور گستر آمدہ

حل مشکل کن بروے من در رحمت کشا — اے بنام تو مسلّم فتح خیبر آمدہ

مرحبا اے قاتل مرحب امیر الاشجعین — در ظلالِ ذوالفقارت شور محشر آمدہ

سینہ ام را مشرقستان کن بنور معرفت — اے کہ نام سایہ ات خورشید خاور آمدہ

کے رسد مولیٰ بمہر تابناکت نجم شام — گو بنور صحبت اد ہم صبحِ انور آمدہ

ناصبی را بغض تو سوئے جہنم رہ نمود — رافضی از حب کاذب در سقر در آمدہ

من ز حق میخواہم اے خورشید حق آں مہر تو — کز ضیائش عالم ایماں منور آمدہ

بہر استر چادر مہتاب و ایں نذریں بپذر — ناپذیرا اے کلیم بخت قنبر آمدہ

تشنہ کام خود رضائے خستہ را ہم جرعہ — شکر آں نعمت کہ نامت شاہ کوثر آمدہ

در منقبت حضرت اچھے صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے بدور خود امام اہل ایقاں آمدہ — جانِ انس و جانِ جان و جانِ جاناں آمدہ

قامتِ تو سرو ناز جوئبار معرفت — روئے تو خورشید عالمتاب ایماں آمدہ

موئے زلف عنبرینت قوتِ روح ہدیٰ — رنگ رویت غازۂ دیں مسلماں آمدہ

زنگ از دلہا زداید خاک بوسی درت — تابناک از جلوہ ات مرآت احساں آمدہ

صد لطائف میکشاید یک نگاہِ لطفِ تو — دست فیضانت کلید باب عرفاں آمدہ

نامت آلِ احمد احمد شفیع المذنبین زاں دل از دست گنہ پیش تو نالاں آمدہ

پر صدا شد باغ قدس از نغمہائے وصف تو تا بہار جنت از گلزار جیلاں آمدہ

چوں گلِ آلِ محمد رنگ حمزہ بر فروخت بوئے آلِ احمد اندر باغ عرفاں آمدہ

گلبن نورستہ ات را سبزہ چرخ کہن فرش پا انداز بزم رفعت شاں آمدہ

تا کشیدم نالۂ یا آلِ احمد الغیاث بے سر و سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ

در پناہ سایہ و امانت اے ابر کرم گرمئے غم گشتہ با سوز احزاں آمدہ

دلفگارے آبلہ پائے بشہر جود تو از بیابان بلا افتان و خیزاں آمدہ

تازہ فریادے بر آور دل اے مسیحا بر درت کہنہ رنجورے کہ از غم بر لبش جاں آمدہ

زہر نوش جام غم در حسرت فیہ شفاء زانگبین رحمت یکہ جرعہ جویاں آمدہ

بہر آں رنگیں ادا گلبرگ چند آل رسول بر کش از دل خار آلامے کہ در جاں آمدہ

احمد نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی رہنمائم سوئے تو اے آب حیواں آمدہ

اے زلال چشمۂ کوثر لب سیراب تو بر در پاکت رضا با جانِ سوزاں آمدہ

زمیں و زماں تمہارے لئے مکیں و مکاں تمہارے لئے

چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم

وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی!

عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمھارے لئے

اصالتِ کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمھارے لئے

تمھاری چمک تمھاری دمک تمھاری جھلک تمھاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمھارے لئے

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمھارے لئے

ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
نیاز یہاں نماز وہاں یہ کس لئے ہاں تمھارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمھارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
جہاں نے لئے تمھارے دیئے یہ اکرمیاں تمھارے لئے

سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمھارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر وشاں بآں ہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکب شاں یہ نام و نشاں تمھارے لئے

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمت رب ہے کس کے سبب بربِ جہاں تمھارے لئے

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا، خطوب روا

یہ خوب عطا کہ دب زوا پئے دل و جاں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر

نہ جبہہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں

خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دولہن

سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

کمال مہاں جلال شہاں جمال حساں میں تم ہو عیاں

کہ سارے جہاں میں روز فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرش علا بھی دور رہا

جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفور صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا

صفوف سماں نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں

قصور کریں اور ان سے بھریں قصور جناں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا ببرت زہر دو جہت بگرد سرت

ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

٭

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار کہ بہار بلبل زار ہے

نہ دل بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشش حسن سے
نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو و لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لب جو چھلک

یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے
وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے

وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا

وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے
یہ ادب کہ بلبلِ بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا

نہ صبا کو تیز روش روا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے
بہ ادب جھکا لو سر ولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا!

گل تر محمد مصطفےٰ چمن ان کا پاک دیار ہے
وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے

وہی سر جو ان کے لئے جھکے وہی دل جو اُن پہ نثار ہے
یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر

نہیں چاک جیبِ گل و سحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے
وہی نذر شہ میں ہے زر نکو جو ہو ان کے عشق میں زرد رو

گل خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے
جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے نوال ہے

وہ بنا کہ اس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے
وہ اٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں

دل و جاں کو بخشیں تسلیاں ترا نور بارد و حار ہے

رُسُل و ملک پہ درود ہو وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیع روزِ شمار ہے

نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم و طور نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تری تجلی دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہِ مبیں مری رات اب بھی کیوں تار ہے

مری ظلمتیں ہیں ستم مگر ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شبِ داج ابھی تو نہار ہے

گنہِ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

ترے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہیدِ لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح تیغِ خیار ہے

یہ ہے دین کی تقویت اس کے گھر یہ ہے مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سربسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

ایمان ہے قال مصطفائی — قرآن ہے حال مصطفائی
کل سے بالا رسل سے اعلیٰ — اجلال و جلال مصطفائی
ادبار سے تو سبھی بچالے — پیارے اقبال مصطفائی
مرسل مشتاق حق ہیں اور حق — مشتاق وصال مصطفائی
خواہاں وصال کبریا ہے — جویائے جمال مصطفائی
محبوب محب کی ملک ہے اک — کونین ہیں مال مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دست دل سے — دامانِ خیال مصطفائی
ہیں تیرے سپرد سب امیدیں — اے جود و نوال مصطفائی
روشن کر قبر بے کسوں کی — اے شمع جمال مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مرا گھر — اے شمع جمال مصطفائی
مجکو شب غم ڈرا رہی ہے — اے شمع جمال مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا — اے شمع جمال مصطفائی
میری شب تار دن بنا دے — اے شمع جمال مصطفائی
چمکا دے نصیب بدنصیباں — اے شمع جمال مصطفائی
قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے — اے شمع جمال مصطفائی
چھایا آنکھوں تلے اندھیرا — اے شمع جمال مصطفائی
دل سرد ہے اپنی لو لگا دے — اے شمع جمال مصطفائی

اصحاب نجوم رہنما ہیں ⁂ کشتی ہے آل مصطفائی

گھنگھور گھٹائیں غم کی چھائیں — اے شمع جمال مصطفائی
بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا — اے شمع جمال مصطفائی
فریاد دبا تی ہے سیاہی — اے شمع جمال مصطفائی
میرے دل مردہ کو جلا دے — اے شمع جمال مصطفائی
آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں — اے شمع جمال مصطفائی
دکھ میں ہیں اندھیری رات والے — اے شمع جمال مصطفائی
تاریک ہے رات غمزدوں کی — اے شمع جمال مصطفائی
ہو دونوں جہاں میں منہ اجالا — اے شمع جمال مصطفائی
تاریکیٔ گور سے بچانا — اے شمع جمال مصطفائی
پر نور ہے تجھ سے بزم عالم — اے شمع جمال مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر — اے شمع جمال مصطفائی
للہ ادھر بھی کوئی جلوہ — اے شمع جمال مصطفائی
تقدیر چمک اٹھے رضا کی — اے شمع جمال مصطفائی

ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے — تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے
ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم — خلعت زر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر — ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے
میرے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں — طور بے طور ہیں بیماروں کے
مجرمو چشم تبسم رکھو — پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
تیرے ابرو کے تصدق پیارے — بند کرے ہیں گرفتاروں کے

جان و دل تیرے قدم پر وارے　　کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے

صدق و عدل و کرم و ہمت میں　　چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے

بہر تسلیم علی میدان میں　　سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا　　بول بالے مری سرکاروں کے

*

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھکو کیا　　دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے　　یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو　　نام پاک ان کا جپا پھر تجھ کو کیا

بیخودی میں سجدۂ در یا طواف　　جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

ان کو تملیکِ ملیک الملک سے　　مالک عالم کہا پھر تجھ کو کیا

ان کے نام پاک پر دل جان مال　　نجدیا سب تج دیا پھر تجھ کو کیا

یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے　　اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب　　تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

لا یعودون آگے ہوگا بھی نہیں　　تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

دشتِ گرد و پیش طیبہ کا ادب　　مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی　　یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں　　ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض　　ہم ہیں عبد المصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں　　خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

*

وہی رب ہے جس نے تجھکو ہمہ تن کرم بنایا　　ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا　تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا　کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نفخت فیہ کا دم　ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا　وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے　سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا　تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تم کو منصب　جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا　کرو قسمت عطایا

وَاِلٰی الْاِلٰہِ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب　کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا　بنو شافع خطایا

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو　مرے پاس تھا ابھی ابھی کیا ہوا خدایا　نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بمشکل　در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا　یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیر لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے　کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا　نہ اسی نے کچھ بتایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیر پا ہے　کبھی پیش در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا!　تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش　کبھی وہ ہجوم نالش کوئی جانے ابر چھایا　بڑی جوششوں سے آیا

کبھی وہ چہک کہ بلبل کبھی وہ مہک کہ خود گل　کبھی وہ لہک کہ بالکل چمن جناں کھلایا　گل قدس لہلہایا

کبھی زندگی کے ارماں کبھی مرگ نو کا خواہاں　وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا　کہے روح ہاں جلایا

کبھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سرد گہ تپاں ہے　کبھی زیر لب فغاں ہے کبھی چپ کہ دم نہ تھا یا　رخ کام جاں دکھایا

یہ تصورات باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل　تری قدرتیں ہیں کامل انھیں راست کر خدایا　میں انھیں شفیع لایا

بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ　پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے　توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن　مریض درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

نرفتم راہ بنیایاں فتادم در چہ عصیاں　بیا اے حبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ بر سر بلا بارد دلم درد ہوا دارد　کہ داند جز تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر رانی دگر خوانی غلامم آنت سلطانی ‏ ‏ دگر چیزے نمی دانم اغثنی یا رسول اللہ

بکہف رحمتم بپزیر قطمیرم منہ کمتر ‏ ‏ سگ درگاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ

گنہ در جانم آتش زد قیادت شعلہ می خیزد ‏ ‏ مدد اے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ

چو گرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد ‏ ‏ نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ

چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد ‏ ‏ بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

پدر را نفرتے آید پسر را وحشت افزاید ‏ ‏ تو گیری زیر دامانم اغثنی یا رسول اللہ

عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من ‏ ‏ دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گدائے آمد اے سلطاں بامید کرم نالاں ‏ ‏ تہی داماں مگردانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر میرانم اندر بمن بنما درے دیگر ‏ ‏ کجا نالم کرا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ ‏ ‏ شکستم رنگ سامانم اغثنی یا رسول اللہ

رضا یت سائل بے پر توئی سلطان لاتنہر ‏ ‏ شہا بہرے ازیں خواہم اغثنی یا رسول اللہ

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے ‏ ‏ اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا ‏ ‏ وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر ‏ ‏ جو اپنے سینہ میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے زیارت در کی، صد آہ واپس آئے ‏ ‏ نظر اشک پچھے دل کا داغ لے کے چلے

مدینہ جان جنان و جہاں ہے وہ سن لیں ‏ ‏ جنھیں جنون جناں سوئے زاغ لے کے چلے

ترے سحاب سخن سے نہ نم کہ نم سے بھی کم ‏ ‏ بلیغ بہر بلاغت بلاغ لے کے چلے

حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے ‏ ‏ کہ جھوٹے حیلۂ مکر فراغ لے کے چلے

تمہارے وصف جمال و کمال میں جبریل ‏ ‏ محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے کہ اس کے وسعتِ علمی کا لاغ لے کے چلے

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لے کے چلے

مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے

وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس ہوئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے کہ اپنے ربّ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

خبیث بہر خبیثہ خبیثہ بہر خبیث کہ ساتھ جنس کو بازو کلاغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

غزل قطع بند

انبیا کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اسی آن کے بعد انکی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے

روح تو سب کی ہے زندہ ان کا جسم پر نور بھی روحانی ہے

اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف ان کے اجسام کی کب ثانی ہے

پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی روح ہے پاک ہے نورانی ہے

اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حیّ ابدی ان کو رضاؔ

صدق وعدہ کی قضا ماننی ہے

نظمِ معطّر

۱۳۰۹ھ

حمد

حمدالک یا مفضل عبدالقادر یاذاالافضال ⁘ یامُنعِم یامجمل عبدالقادر انت المتعال

مولائے بما منت بالجود علیہ من دون سوال ⁘ امنن واجب سائل عبدالقادر حمد بلا مال

[illegible]

بارد زخدا بر جد عبدالقادر ⁘ محمود خدا حامد عبدالقادر

باران درودے کہ چکیدہ ز رخش ⁘ بارد بسر سیّد عبدالقادر

[illegible]

یارب کہ دمد ثنائے عبدالقادر ⁘ ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر

ہمزہ بردیف الف آید یعنی ⁘ خم کردہ قدش برائے عبدالقادر

ردیف الالف

یامن بثناہُ جاء عبدالقادر ⁘ یامن بثناہٗ باء عبدالقادر

اذانت جعلتہ کما کنت تشاء ⁘ فاجعلنی کیف شاء عبدالقادر

رباعی

ربی آربی الرجاء عبدالقادر ⁘ اذعوّدنا العطاء عبدالقادر

الدار وسیعۃ و ذوالدار کریم ⁘ بوء ناحیث باء عبدالقادر

ردیف الباء

در حشر گہ جناب عبدالقادر ⁘ چوں نشر کنی کتاب عبدالقادر

از قادریاں بجو جداگانہ حساب ⁘ مدے شمر از حساب عبدالقادر

رباعی

اللہ اللہ رب عبدالقادر ⁘ دارد واللہ حُبّ عبدالقادر

از وصف خدائے تو نصیب دادند ⁘ طوبےٰ لک اے محبّ عبدالقادر

ردیف التاء

اے عاجز تو قدرت عبدالقادر ⁘ محتاج درت دولت عبدالقادر

از حرمت ایں قدرت دولت بخشائے ⁘ ہر عاجز ہر حاجت عبدالقادر

رباعی

تنزیلِ بکمل ست عبدالقادر ⁘ تکمیل منزل ست عبدالقادر

کس نیست جز او درد و کنار ایں سیر ⁘ خود ختم و خود اول ست عبدالقادر

رباعی

بمالا تعلمو[1] ست[2] عبد القادر — مستور ستور ہو[3] ست عبد القادر
میجو میگو پس آنچہ دانی کہ دراست — از جستن و گفتن او ست عبد القادر

رباعی مستزاد

می گفت دلم کہ جان ست عبد القادر گفتم حنت — جان گفت کہ دیں مان ست عبد القادر گفتم انت
دیں گفت حیات ست از من گفتم ایں جملہ صفات — از ذات بگو کہ آن ست عبد القادر گم شد من کانت

رباعی مستزاد

عقل و حصر صفات عبد القادر شکوہ نجوم — وہم وادراک ذات عبد القادر وہ شارق و بوم
عجز آنکہ بکنہ قطرہ آبے نرسید زعم آنکہ رسد — تا تعریم و فرات عبد القادر قدرت معلوم

ردیف الثاء

دیں را اصل حدیث عبد القادر — اہل دیں را مغیث عبد القادر
او ما ینطق عن الہوی ایں شرحش — قرآن احمد حدیث عبد القادر

ردیف الجیم

اے رفعت بخش تاج عبد القادر — پر نور کن سراج عبد القادر
آں تاج و سراج بار بر کن یا رب — بستاں ز شہاں خراج عبد القادر

ردیف الحاء

پاک ست ز پاک طرح عبد القادر — وجہی ست بری ز جرح عبد القادر
جرحش کہ تواند ز کلک قدرت — احمد متن ست و شرح عبد القادر

ردیفہ

اے عام کن صلاح عبد القادر — انعام کن فلاح عبد القادر
من سر تا پا جناح گشتم فریاد — اے سر تا پا نجاح عبد القادر

ردیف الخاء

اے ظل الٰہ شیخ عبد القادر — اے بندہ پناہ شیخ عبد القادر
محتاج و گدائیم و تو ذو التاج کریم — شیئاً للہ شیخ عبد القادر

---

[1] اسقاط النون من المضارع شائع نظماً و نثراً و علیہ تخرج حدیث کما تکونوا یولی علیکم ۱۲

[2] سیدنا فرمودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اللہ تعالیٰ و یخلق ما لا تعلمون انا مما لا تعلمون

[3] ہو اشارہ بذات احدیت جل شانہ ۱۲ منہ

رباعی

ماہِ عربی اے رخ عبدالقادر ‌ نورے نبی اے رخ عبدالقادر

امروز ووی وزپری خوبتری ‌ بدرے عجمی اے رخ عبدالقادر

ردیف الدال

دیں زاد کہ زاد زاد عبدالقادر ‌ دل داد کہ داد داد عبدالقادر

ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد مرا ‌ جاں باد کہ باد باد عبدالقادر

ردیف الذال

سلطان جہاں معاذ عبدالقادر ‌ تن ملجا و جان ملاذ عبدالقادر

صحن آر دامانی دامان بار و بام ‌ آں ماں کہ دہد عیاذ عبدالقادر

ردیف الراء

پہ آب بود کوثر عبدالقادر ‌ خوش تا بود گوہر عبدالقادر

در ظلمت وظما آب و تابے دارم ‌ اے حشر بیا بر درِ عبدالقادر

رباعی

یا رب نیم از در خور عبدالقادر ‌ دل دادہ مراں از در عبدالقادر

ایں ننگ مریدے از نرفتہ بمراد ‌ رفتن مدح از خاطر عبدالقادر

رباعی

اے دافعِ ظلم افسر عبدالقادر ‌ اے دفع ظلم خنجر عبدالقادر

دور از تو جہاں بمرگ نزدیک بیا ‌ برکش رو وراں کشور عبدالقادر

رباعی

حسن کن انوار بدر عبدالقادر ‌ بس کن ز اسرار صدر عبدالقادر

خود قدرت قدر نامقدر زقدر ‌ جوئی مقدار قدر عبدالقادر

ردیف الزاء

اے فضل تو برگ و ساز عبدالقادر ‌ فیض تو چمن طراز عبدالقادر

ان کن کہ رسد قمری بے بال و پرے ‌ در سایہ سرو ناز عبدالقادر

ردیف السین

درد از در مجلس عبدالقادر ‌ دور ست سگ بیکس عبدالقادر

حال این وہوس آنکہ چو میرم میرم ‌ سر در قدم اقدس عبدالقادر

رباعی مستزاد

گفتم تاج روس عبدالقادر ‌ سرخم گردید ‌ جانا روح نفوس عبدالقادر ‌ برخود بالید

زرباد قلب فوج دیں دل جا [illegible] ‌ زد نوبت فتح ‌ بزم بزما عروس عبدالقادر ‌ شادانی قصید

گفتم [illegible] ‌ دولہا ‌ بزم ١٢

ردیف الشین

بالاست بلند فرش عبدالقادر — برقدر بلند عرش عبدالقادر

آں بدر[1] قریش بدر مہ پارۂ عرش — تابندہ ببیں بفرش عبدالقادر

رباعی

گستردہ بعرش فرش عبدالقادر — آوردہ بفرش عرش عبدالقادر (سہو یعنی اللہ ۱۲)

ایں کرد کہ کرد کرد شاہے کہ فزود (سوال ۱۲) — بالاؤ فرود عرش عبدالقادر (تخت)

رباعی

عرش شرف ست فرش عبدالقادر (جواب ۱۲) — فرش شرع ست عرش عبدالقادر (عجیب ۱۲)

یعنی تا سر بپائے فرش نمود — شرہا شدہ فرش عرش عبدالقادر

ردیف الصاد

فن گرچہ نہ شد بہ نص عبدالقادر (قربان) — جاں دارد مہر از فص عبدالقادر (نگینہ ۱۲)

گر ناقصم ایں نسبت کامل چہ خوش ست — کاں بندۂ رضا ناقص عبدالقادر

رباعی

بالکسر صنم مخلص عبدالقادر — سر بہ قدم خُلّص عبدالقادر (دوستان خاص ۱۲)

کس چوں رحم آرد بحق نقش چہ عجب (نگنگی) (کشش دقیق ۱۲) — بالفتح شوم مخلص عبدالقادر (بہ گزیدہ ۱۲)

ردیف الضاد

تمکین گلے از ریاض عبدالقادر — تلوین نمے از حیاض عبدالقادر

نور دل عارفاں کہ شب صبح نماست — سطرے بود از بیاض عبدالقادر

ردیف الطاء

ایں جا وجہ نشاط عبدالقادر — آنجا شمع صراط عبدالقادر

بکشادہ در و دادہ بنہادہ بجود — دروازہ صلا سماط عبدالقادر

ردیف الظاء

خوباں چو گل بوعظ عبدالقادر — اعیان رسل بوعظ عبدالقادر

پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نماست — شمع جزو کل بوعظ عبدالقادر

---

[1] بدر اول بمعنی ماہ شب چہاردہ و بدر دوم جائے حرب کہ اولیں جہاد اسلام آنجا واقع شدہ و قریش خانہ کہ از نے بنا کنند در حدیث است سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز بدر فرمود مرا بکار موسیٰ روگردانی نیست عریشے ہمچو عریش موسیٰ سازند ہمچناں ساختند و سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دراں جلوہ ارزانی داشت ۱۲

ردیف الشین

خورر ابتہ خورز شمع عبدالقادر — مہ آزتہ بمر زشمع عبدالقادر
ایں نور و سرور شیر بیت الرصبح زچیست — دردیت مگمہ زشمع عبدالقادر

رباعی

ماہا نگرز شمع عبدالقادر — مہری بنگر ز شمع عبدالقادر
کار یکہ زخور بہ نیم مہ دیدی ہیں — در نیم نظر ز شمع عبدالقادر

رباعی

بمر وحدت او ہ رابع عبدالقادر — یک شاہد دو سابع عبدالقادر
انجام دے آغاز رسالت باشد — اینک گوہم تابع عبدالقادر

رباعی مستزاد

واحد چو ہم رابع عبدالقادر در دامن دال — زائد چو سوم سابع عبدالقادر ہم مسکن دال
یعنی بدلائے ہفت و او تار چہار توحید سرا — یک بیک بیکے تابع عبدالقادر اندر فن دال

ردیف الغین

مے نے نور چراغ عبدالقادر — مے نے نورے نہ باغ عبدالقادر
ہم آب رشد ہست وہم مایہ خلد — یارب چہ خوش است ایاغ عبدالقادر

ردیف الفاء

عطفاً عطفاً عطوف عبدالقادر — رافاً رافاً رؤف عبدالقادر
اے آنکہ بدست تست تصریف امور — اصرف عنا الصروف عبدالقادر

ردیف القاف

خیرہ است خرد ز برق عبدالقادر — تیرہ است حضور شرق عبدالقادر
خورشید بہ پرتو سہا جستن چیست — اے جستہ بعقل فرق عبدالقادر

ردیف الکاف

آخر نیم اے مالک عبدالقادر — مملوک و مکین مالک عبدالقادر
پسند کر گویند باین نسبت و بند — کان بندہ فلاں ہالک عبدالقادر

ردیف اللام

نامد ز سلف عدیل عبدالقادر — ناید نجلف بدیل عبدالقادر
مثلش گر از اہل قرب جوئی گوئی — عبدالقادر مثیل عبدالقادر

رباعی

حشر ست و توئی کفیل عبدالقادر — جاہت بہ شہ جلیل عبدالقادر
در دا در دا ز عدل آمد مجرم — ندد آر ز دآ وکیل عبدالقادر

ردیف المیم

یارب بجمال نام عبدالقادر
یارب بنوال عام عبدالقادر
منگر بقصور و نقص ما قادریان
بنگر بکمال تام عبدالقادر

رباعی

هر صبح برحمت مرام عبدالقادر
هر شام ورحمت مقام عبدالقادر
بگذر روز سپید سیه قادریان
از رحمت صبح و شام عبدالقادر

رباعی

عبدالقادر کریم عبدالقادر
عبدالقادر عظیم عبدالقادر
رحمانت رب و رحمت عالم اب
رحمت رحمت رحیم عبدالقادر

رباعی

در جود شمر اے یم عبدالقادر
صد بحر بمیر اے یم عبدالقادر
دور از تو سگ تشنه لبے می میرد
یک موج دگر اے یم عبدالقادر

رباعی

صدیق صفت حلیم عبدالقادر
فاروق نمط حکیم عبدالقادر
مانند غنی کریم عبدالقادر
در رنگ علی علیم عبدالقادر

ردیف النون

دستے زدم اے ضامن عبدالقادر
در دامن جان بامن عبدالقادر
یارب چه خود این دامن گسترده تست
گسترده مچیں دامن عبدالقادر

رباعی

یارب قرصے زخوان عبدالقادر
داریم حقے بنان عبدالقادر
این نسبت بس که عاجزان ادیم
رحمے بر عاجزان عبدالقادر

رباعی

جو دست بارش شان عبدالقادر
بو دست و بود از ان عبدالقادر
جنت بگداد هند و منت نه نهند
وه سنّت خاندان عبدالقادر

ردیف الواو

خوبان خوبند نے چو عبدالقادر
شیرینیان قندنے چو عبدالقادر
محبوبان یکدگر به افزائش حسن
چند و صد چند نے چو عبدالقادر

رباعی

خواهی کاهی عسکو عبدالقادر
نامی سامی سمو عبدالقادر
هشدار که با خدائے خود می جنگی
مُت غیظاً اے عدو عبدالقادر

رباعی

مہر فرش کناں در دو عبدالقادر — خورشیدہ سال در جو عبدالقادر
آشفتہ مہر و شیفتہ میکردد و مہر — در جلوہ ماہ نو عبدالقادر

ردیف ایضاً

حمد الملک اے الہ عبدالقادر — اے مالک و بادشاہ عبدالقادر
اے خاک براہ تو سر جملہ سراں — کن خاک مرا براہ عبدالقادر

رباعی

بیجان و بجانم شہ عبدالقادر — کس جز تو ندانم شہ عبدالقادر
بد بودم و بد کردم و بد نیکی تو — نیک ست گمانم شہ عبدالقادر

رباعی

مہر سر ہمو تجلیہ عبدالقادر — ہم تجلیہ را تخلیہ عبدالقادر
بہر متن متین احمدیت احمد — شرح ست و براں منہیہ عبدالقادر

رباعی

از عارضہ نیست وجہ عبدالقادر — ذاتی ست ولائے وجہ عبدالقادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے — عبدالقادر بوجہ عبدالقادر

رباعی

خور نور ستد از رہ عبدالقادر — ہم اذن طلوع از شہ عبدالقادر
ماہ است گدائے در مہر و اینجا — مہر ست گدائے مہ عبدالقادر

رباعی مستزاد

براوج ترقی شدہ عبدالقادر تا نام خدا — خیمہ متنزل زدہ عبدالقادر ناس اندوہی
بالجملہ بقرآن رشاد ارشاد در بدو ختام — بسم اللہ و ناس آمدہ عبدالقادر حمد ست ابد

ردیف ایضاً

اے قادر ولئے خدائے عبدالقادر — قدرت وہ دستہائے عبدالقادر
بر عاجزی ما نظر رحمت کن — رحم اے قادر برائے عبدالقادر

رباعی

جاں بخش مرا بپائے عبدالقادر — جا بخش تہ لوائے عبدالقادر
از صد چو رضا گذشتے از بہر رضاش — انہم بعلمہ برائے عبدالقادر

رباعی

عین آمدہ ابتدائے عبدالقادر — از رویت امر برائے عبدالقادر
از رویت او عین مرا روشن کن — روشن کن عین ورائے عبدالقادر

رباعی

عبد یکتا لقائے عبد القادر　　در بار دو در عطائے عبد القادر
عبدا بہ لقائے او چو ہمزہ گم شدہ　　تا در یابی بہ پائے عبد القادر

رباعی

دل حرف مزن سوائے عبد القادر　　حاجت داند عطائے عبد القادر
پیشش ہم از و شفیع انگیز و بگو　　عبد القادر برائے عبد القادر

رباعی تاریخی

افتادہ درا ول ہدایت باسال / الصادق طلب　　گردیدہ بآخر تجس خنداں / سین سال تجز
یعنی شہ جیلاں ز شہاں لیک ہمو نست / ز دعوت قرب　　بسم اللہ و ناس شرع و پایاں / الحمد لرب

اکسیر اعظم

قصیدۃٌ مجیدۃٌ مقبولۃٌ ان شاء اللہ تعالیٰ فی مَنقبتِ سیّدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ

مطلع تشبیب و ذکر عاشق شدن حبیب

ایکہ صد جاں بستہ در ہر گوشۂ داماں تو ئی　　دامن افشانی و جاں بار و چہ ایجاں تو ئی
آنکہ امیں سنگدل عیارۂ خونخوارۂ　　کز غمش با جانِ نازک دست تب ہجراں تو ئی
سروِ ناز خویشتن را ابر کہ قمری کردۂ　　عندلیب کیستی چوں خود گل خنداں تو ئی
ہم رخاں آئینہ داری ہم لباں شکر شکن　　خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیرانِ تو ئی
جوئے خوں نرگسی ریزد کہ چشماں نرگسی　　بوئے خوں از گل چہ خیزد گر بہ تن ریحاں تو ئی
آن حسینی کہ جاں حسن می نازد بتو　　می ندانم از چہ مرگ عاشقی جویاں تو ئی
تو غزال کم　　من سوئے ویراں نے روی　　ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولاں تو ئی
سینۂ حسن آباد شد تر سم نمائی در دلم　　زانکہ از وحشت رسیدہ در دل ویراں تو ئی
سوختم من سوختم اے تاب حسنت شعلہ خیز　　آتشت در جاں بارد خود چرا سوزاں تو ئی
اینچنینی ایکہ ماہت زیر ابر عاشقی ست　　آہ اگر بے پردہ روزنے بر سر لمعاں تو ئی

سینہ گہ بر سینہ ام مالی غمت چینم مگر
دانم از بہر غرض دانی کہ بس ناداں توئی

ما و من مہر بندۂ ات مہر را چہ مانی کہ چنیں
سینہ وقف داغ و اینجا آب سرگرداں توئی

عالمے کشتہ بنازا اینجا چہ ماندی در نیاز
کار فرما فتنہ را آخر ہماں فتاں توئی

دام کاکل بہر آں صیاد خود ہم می کشا
یا ہمیں مشت پرے را بلبل جاں توئی

باغہا گشتم بجانِ تو کہ بے مانا ستی
یا رب آں گل خود چہ گل کہ باشد کہ بلبل ساں توئی

منکہ می گریم سزائے من کہ رویت دیدہ ام
تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رو گریاں توئی

یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردہ
یا حسین تر دیدۂ از خود کہ حیراں توئی

گریز ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

یا ہمانا پرتوے از شمع جیلاں بر تو تافت
کاینچنیں از تابش و تب بے سر و ساماں توئی

آتشے کاندر پناہش حسن و عشق آسودہ اند
ہر دو را ایما کہ شاہا ملجاء ایشاں توئی

حسن رنگش عشق بویش ہر دو بہم دوش خلد
ایں سراید جاں توئی واں نغمہ زن جاناں توئی

عشق در نازش کہ تا جاناں رسانیدم ترا
حسن در بالش کہ خود شاہی ز محبوباں توئی

عشق گفتش سید ابرار خیز و رو بر خاک نہ
حسن گفت از عرش بگزر پرتو یزداں توئی

الالتفات الی الخطاب مع تقریر جامعیۃ الحسن والعشق

سرورا جاں پرورا حیرانم اندر کار تو
حیرتم در تو فزوں بادا کہ سبحاں توئی

سوزی افروزی گدازی بزم جاں روشن کنی
شب بپا استادہ گریاں با دل بریاں توئی

شہ کریم اے رضا در مدح سر کن مطلعے
شکرت بخشد اگر طوطی مدحت خواں توئی

اول مطالع المدح

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی
انس جاں قدسیاں غوث انس و جاں توئی

زیب مطلع

سر توئی سرود توئی سر و سامان توئی — جان توئی جانان توئی جان افزا جان توئی

ظل ذات کبریا و عکس حسن مصطفیٰ — مصطفیٰ خورشید و آن خورشید لمعان توئی

من رأنی قد رأی الحق مگر گوئی می سزد — زانکه ماه طیبه را آئینه تابان توئی

بارک الله نو بهار لاله زار مصطفیٰ — در چه رنگ ست اینکه رنگ روضهٔ رضوان توئی

چو شدا قد تو سرو جویبار از روی تو گل — خوش گلستان که هاشمی طرز سروستان توئی

آنکه گویند اولیا از هست قدرت الاله — باز گرداینده تیر از نیم ره انیان توئی

از تو بیم و نعیم و عیش جاویدان کنیم — جان ستان جان بخش جان پرور توئی دیان توئی

کهنه جامے داده جامے به ز دیبا نیستم — ده که مال چندان گرانیم و چنیں ارزان توئی

عالم امی چه تعلیمے عجیب کرده است — اوحش الله به علوم ست ماهر و غائب دان توئی

فی ترقیاته رضی الله تعالیٰ عنه

قبله گاه جان و دل پاکی ز لوث آب و گل — رخت بالا برده از مقصودهٔ ارکان توئی

شهسوار من چه می تازی که در گام نخست — پاک بیرون تاخته زین کن و گردان توئی

تا پری نخشوده از عرش بالا بوده — آن قوی پر باز اشهب صاحب طیران توئی

سالها شد زیر مهمیز ست اسپ سالکان — تا عنان در دست گیری آن سوئے امکان توئی

فی کونه رضی الله تعالیٰ عنه سر الامین دلے

این چه شکل ست اینکه داری تو ز طلے برتری — صورتے بگرفته بر اندازهٔ اکوان توئی

یا مگر آئینه از غیب این سو کرده روئے — عکس هیچو شد نمایان در نظر زینسان توئی

یا مگر نوعے دگر را هم بشر نامیده اند — یا تعالی الله از انسان مگر همین انسان توئی

فی جامعیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاہر والباطن

شرح اندرویت چکد عرفاں زپہلویت ہمد
ہم بہاطین گل وہم ابر آں باراں توئی

پردہ برگیر اندرحت اے مہ کہ شرح ملتی
سخ بپوش اے جاں کہ رمز باطن قرآں توئی

ہم توئی قطب جنوب وہم توئی قطب شمال
نے غلط کردم محیط عالم عرفاں توئی

ثابت وسیارہ ہم درتست وعرش اعظمی
اہل تمکیں اہل تلویں جملہ را سلطاں توئی

فی ارثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء ونیابتہ لہم

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان عالی جاہ دو سرکار او
ناظم ذوالقدر بالادست والاشاں توئی

اقتدار کن مکن حق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دادہ است
زیر تخت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر کرسی دیواں توئی

دور آخر نشو تو بر قلب ابراہیم شد
دور اول ہمنشیں موسیٔ عمراں توئی

ہم خلیل خوان رفیق وہم ذبیح تیغ عشق
نوح کشتی غریباں خضر گمرا ہاں توئی

موسیٰ طور جلال وعیسیٰ چرخ کمال
یوسف مصر جمال ایوب صبرستاں توئی

تاج صدیقی بسر شاہ جہاں آراستی
تیغ فاروقی قبضہ داور گیہاں توئی

ہم دو نور جان وتن داری وہم سیف وعلم
ہم تو ذوالنورینی وہم حیدر دوراں توئی

فی تفضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاولیاء

اولیاء اگر گہر باشد تو بحر گوہری
در جہت شماں نسبے دادند درکاں توئی

واصلاں مارا در مقام قرب شانے دادہ اند
شوکت شاں شد شان وشان وشان شاں توئی

قصر عارف ہرچہ بالاتر بتو محتاج تر
نے ہمیں بنا کہ ہم بنیاد ایں بنیاں توئی

فصل منہ فی شئ من التلمیحات

آنکہ پائش بر رقاب اولیائے عالم است
وآنکہ ایں فرمود حق فرمود باللہ آں توئی

اندریں قول آنچه تخصیصات بیجا کرده اند　　　امتثال یا از ضلالت پاک از ان بهتان توئی

بهر پابیت خواجه بهمند آن شه کیوان جناب　　　بل علی عینی و در اسی گوید آن خاقان توئی

در تن مردان غیب آتش زد عظمت میری　　　باز خود آن کشت آتش دیده را نیسان توئی

آنکه از بیت المقدس تا درت یک گام داشت　　　از تو ره می پرسد و تنبیهش از نقصان توئی

رهروان قدس اگر اینجا نه بینندت رواست　　　زانکه اندر حجلهٔ قدسی نه در میدان توئی

سبز خلعت با طراز قل هو الله احد　　　آن مکرم را که بخشیدا رنه در ایوان توئی

فصل منه فی تفضیلة رضی الله تعالیٰ عنه علی مشایخ الکرام

گو شیوخت را توان گفت اندر القائے نور　　　کاختر تابانند ایشان و مهٔ تابان توئی

لیک سیر شان بود بر مستقر و از کجا　　　آن ترقی منازل کاندر آن هر آن توئی

ماه من لا ینبغی للشمس ادراک القمر　　　خاصه چون از عاد کالعرجون در طیبان توئی

کور چشم بد چه می بالی پیری بودی هلال　　　دی قمر گشتی و امشب [illegible] و بهتر زان توئی

فی تقریر عیشه رضی الله تعالیٰ عنه

اصفیا در عهد تو شاهانه عشرت میکنی　　　نوش بادت زانکه خود شایان هر سامان توئی

بلبلان را سوز دلها نه و سوز ایشان کم مباد　　　گلرخان را زیب یبد زیب این بستان توئی

خوش خورد خوش پوش و خوش زی کور چشم حاسدان　　　شاه اقلیم تن و سلطان ملک جان توئی

کامرانی کن بکام دوستان ای من فدات　　　چشم حاسد کور بادا نوشهٔ ذیشان توئی

شادزی ای نو عروس شادمانی شادزی　　　چون بحمد الله در مشکوے این سلطان توئی

بلکه لا والله کاینها هم نه از خود کرده　　　رفت فرمان اینچنین و تابع فرمان توئی

ترک نسبت گفتیم از من لفظ محی الدین مخواه　　　زانکه در دین رضا هم دین هم ایمان توئی

هم به دقت هم به شهرت هم به نعت اولیا　　　فارغ از وصف فلان و حجت بهمان توئی

تمهید عرض الحاجة

بے نوایاں را نوائے ذکر عیشت کردہ ام — زار نالاں را صلائے گوش بر افغاں توئی

چارہ کن اے عطائے ابن کریم ابن الکریم — ظرف من معلوم ہیچمدو افرد جو شاں توئی

با ہمیں دست دعا تا دامن کوتاہ و تنگ — از چہ گیرم در جہ بنہم بسکہ بے پایاں توئی

کوہ دامن بنہد و قت آنکہ پر جوش آمدی — دست در بانا رنفرد شند بر فیضاں توئی

المطلع الرابع فی الاستمداد

رد متاب از ما بداں چو مایهٔ غفراں توئی — آیهٔ رحمت توئی آئینهٔ رحماں توئی

بندہ ات غیرت برد گر بر در غیرت رود — در در دو چوں بنگرد ہم شاہ آں ایواں توئی

سادگیم بیں کہ میجویم ز تو درمان درد — درد گو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی

الاستعانت للاسلام

دیں بابائے خودت را از سر نو زندہ کن — سید آخر نہ عمر سید الادیاں توئی

کافراں تو ہیں اسلام آشکار میکنند — آہ اے عز مسلماناں کجا پنہاں توئی

تا بیاید مہدی از راہ و عیسیٰ از فلک — جلوہ کن خود مسیحا کار و مہدی شاں توئی

کشتیٔ ملت بموجے کالجبال افتادہ است — من سرت گردم بیا چوں نوح ایں طوفاں توئی

باد ریزد موج موج و موج خیزد فوج فوج — بر سر وقت غریباں رس چو کشتی باں توئی

الاستمداد العبد لنفسه

حاش للہ تنگ گردد جاہت از چوں منے — یا عمیم الجود لیس با وسعت داماں توئی

نامہ خود گر سیہ کردم سیہ تر کردہ گیر — بلکہ زنیساں صدو گم ہم چوں بہ نختاں توئی

گم چہ شد گر ریزہ گشتم نگے بد ستت بومیا — کم چہ شد گر سوختم خود چشمہ حیواں توئی

سخت ناکس مردکے ام گر نہ رقصم شاد شاد — چوں شنیدم ہم وطب واشتم و خن گویاں توئی

وقتِ گوہر خوش اگر در باش در دل جا داد — غرقہ‌ام نہ بینند خس منم عمّاں تویی
کوہِ من کاہست اگر دستے دہی وقتِ حساب — کاہِ من کوہست اگر بر پلّۂ میزاں تویی

المباھاۃ الجلیلہ باظہارِ نسبتِ العبدیت

احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا — از ابِ و جد بندہ و واقف ز ہر عنواں تویی
مادرم باشد کنیزِ تو پدر باشد غلام — خانہ زادِ کہنہ ام آقائے خان و ماں تویی
من نمک پروردہ ام تا شیرِ مادر خوردہ ام — للّٰہ المنّۃ شکر بخشِ نمک خواراں تویی
خطِ آزادی نہ خواہم بندگیت خسروی است — یللے گر بندہ ام خوش مالکِ غلماں تویی

انتساب المداح الی کلاب الباب العالی

بر سرِ خوانِ کرم محمد دم نگزاند سگ — من سگِ ابرار مہماناں و صاحب خواں تویی
سگ بیاں نتواند و جودت نہ پابندِ بیان است — کام سگ دانی و قادر بر عطائے آں تویی
گر بسنگے بیزنی خود مالکِ جان و تنی — ورنہ بنعمت می نوازی منّتِ منّاں تویی
پارہ نانے بفرما تا سوئے من افگنند — ہمتِ سگ اینقدر دیگر نوال افشاں تویی
منکہ سگ باشم ز کوئے تو کجا بیروں روم — چوں یقیں دانم کہ سگ را نیز وجہ ناں تویی
در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ شہ کریم — چیست حرفِ رفتنم مختارِ خوان و ناں تویی
دور بنشینم زمیں بوسم فتم لابہ کنم — چشم در تو بندم و دانم کہ ذوالاحساں تویی
للّٰہ العزۃ سگِ ہندی در کوئے تو بار — آرے ابنِ رحمۃ للعالمین ایجاں تویی
ہر سگے را بہر در فیضت چناں دل می دہند — مرحبا خوش آ و بنشیں سگ نہ مہماں تویی
گر پریشاں کرد وقتِ خادمانت عو عوم — خامش اہل در ورا پیشہ چوں درماں تویی
وائے من گر جلوہ فرمائی و من مانم بمن — زمن بستاں و جایش در دلم منشاں تویی
قادری بودن رضا را مفت باغِ خلد داد — من نمی گفتم کہ آقا مایۂ غفراں تویی

مثنوی رد امثالیه

گریه کن بلبلا از رنج و غم ... چاک کن اے گل گریبان از الم

سنبلا از سینه بر کش آه سرد ... اے قمر از فرط غم شوری درد

هاں صنوبر خیز و فریادی بکن ... طوطیا جز ناله ترک هر سخن

چهره سرخ از اشک خونی هر گلیست ... خون شو اے غنچه زمان خنده نیست

پاره شو اے سینه ما همچو من ... داغ شو اے لاله خونیں کفن

خرمن عیشت بسوز اے برق تیز ... اے زمیں بر فرق خود خاکے بریز

آفتابا آتش غم بر فروز ... شب رسید اے شمع روشن خوش بسوز

همچو ابر اے بحر در گریه بجوش ... آسما جامه ماتم به پوش

خشک شو اے قلزم از فرط بکا ... جوش زن اے چشمه چشم ذکا

کن ظهور اے مهدی عالی جناب ... بهر دیں آ عیسی گردوں قباب

آه آه از ضعف اسلام آه آه ... آه آه از نفس خودکام آه آه

مردماں شهوات را دیں ساختند ... صد هزاراں رخنها انداختند

هر که نفسش رفت راهے از هوا ... ترک دیں گفت و نمود اقتدا

هر کرا گفت اینچنیں کن اے فلاں ... گفت لبیک و پذیرفتش بجاں

آں یکے گویاں محمد آدمی ست ... چو من و در وحی او را برتریست

جز رسالت نیست فرقے درمیاں ... من برادر خورد باشم او کلاں

ایں ندانند ز کمی آں ناسزا ... یا خودست ایں ثمره خشم خدا

کر بود مر نسل را فضل و شرف ... کے بود هم سنگ او سنگ و خزف

آں حجر افتاده باشد بر زمیں ... بس ذلیل و خوار و ناکاره مبیں

[illegible]

لعل باشد زیب تاج سروراں — زینت و خوبی گوش دلبراں

داں دمی کز حلق مند بوحی جہد — کے بفضل مشک اذفر میرسد

بوئے او کردہ پریشاں صد مشام — جامہا ناپاک از مسش تمام

اذ ذکر مسفوح ذمش در نہی — مدحت مشک اطیب الطیب از نبی

مشک اذفر روح را بخشد سرور — ہمچو بوئے سنبل گیسوئے حور

شامہ از بوئے او رشک جناں — ہم معطر زو قبائے مہوشاں

مولوی معدن راز نہفت — رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ہے چہ گفتم ایں چنیں شبہ شنیع — کے بود شایاں آں قدر رفیع

لعل چہ بود جوہری یا سرخئے — مشک چہ بود خون نافہ و حیضئے

مصطفیٰ نور جناب امر کن — آفتاب برج علمہم من لدن

معدن اسرار علام الغیوب — برزخ بحرین امکان و وجوب

بادشاہ عرشیان و فرشیان — جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں

راحت دل قامت زیبائے او — ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جان اسمٰعیل بر رویش فدا — اندعا گویاں خلیل مجتبیٰ

گشت موسیٰ ور طوئے جویان او — ہست عیسیٰ از ہوا خواہان او

بندگانش حور و غلمان و ملک — چاکرانش سبز پوشان فلک

مہر تابان علوم لم یزل — بحر مکنونات اسرار ازل

ذرہ نوراں مہر بر موسیٰ دمید — گفت من باشم بعلم اندر فرید

رشحۂ زاں بحر بر خضر او فتاد — تا کلیم اللہ را شد اوستاد

پس درازیں قدر شاہ انبیا　　لیک مجبورم ز فہم اغبیا

وصف او از قدرت انسان وراست　　حاش للہ ایں ہمہ تفہیم راست

لذتِ دیدار شوخے سیم تن　　ماہ روئے دلبرِ غنچہ دہن

فتنہ آئینے خراماں گلشنے　　رشکِ گل شیریں ادا نازک تنے

گر بخواہی فہم او مردی کند　　کو ز عشق و حسن تا آگہ نہ بود

ناکشیدہ منتِ تیرِ جفا　　لب بفریاد و فغاں نا آشنا

دل نشد خوں تا بہ دریا در شبے　　بر لبش نامد ز ہجراں یا ربے

مرغ عقلش بے پر و بالے شود　　جز کہ گوئی چوں شکر شیریں بود

گر چہ خود داند اسیرِ دل ربا　　از کجا ایں لذت و شکر کجا

زیں مثل شدی از نیش و نوش　　لیک من بار دگر رفتم ز ہوش

تا من از تمثیل مے کردم طلب　　باز رفتم سوئے تمثیلے عجب

زیں بکر و فر و عجب وا ماندہ ام　　حیرت اندر حیرت اندر حیرتم

ایں سخن آخر نہ گردد از بیاں　　صد ابد پایاں رود از ہمچناں

نیست پایانش الیٰ یوم التناد　　ختم کن واللہ اعلم بالرشاد

خامشی شد مہر لبہائے بیاں　　باز گرداں سوئے آغازش عناں

ایں چنیں صد فتنہ انگیختند　　بر سر خود خاک ذلت ریختند

فرقۂ دیگر ز [illegible]　　بستہ در توہین آں سلطان میاں

در دلِ شاں قصد تازہ فتنہا　　ہم لبِ شاں ایں کلام ناسزا

کہ بہ شش طبقات زیریں زمیں　　حق فرستاد انبیا و مرسلیں

ششش چو آدم ششش چو موسیٰ ششش مسیح | ششش خلیل الله ششش نوح نجیح

همه در آنها ششش چو ختم الانبیا | مثل احمد در صفات اعتلا

با محمد ہر یکے دارد مرے | در کمال ظاہری و باطنے

پاره شد قلب و جگر زیں گفتگو | احذروا یا ایها الناس احذروا

الحذر اے دل ز شعله زادگاں | پاے از زنجیر شرع آزادگاں

مصطفیٰ مہر ہست تاباں بالیقیں | منتشر نورش بر طبقات زمیں

مستنیر از تابش یک آفتاب | عالمے والله اعلم بالصواب

گرچه یک باشد خود آں مہر سنی | احولانش ہفت بینند از کجی

در ہمی بینند یک را احولاں | الاماں از ہمه ہفت بینی الاماں

چشم کج کرده چو بینی ماه را | تا احول بینی دو آں یکتا ماه را

گوئی از حیرت عجب امریست ایں | خواہم دو شد ماه روشن چیست ایں

راست کردی چشم و شد رفع حجاب | یک نماید ماه تاباں یک جواب

راست کن چشم خود از بہر خدائے | ہفت بینی کم باشد اے ہرزه رائے

اے برادر دست در احمد بزن | بر کجی و نفس بد دیگر مستن

رو تشبث کن بذیل مصطفیٰ | احولی بگزار سوگند خدا

پند ہا دادیم و حاصل شد فراغ | ما علینا یا اخی الا البلاغ

در دو عالم نیست مثل آں شاه را | در فضیلتہا و در قرب خدا

ماسوی الله نیست مثلش از یکے | برترست از وی خدائے مہتدے

انبیائے سابقیں اے محتشم | شمعہا بودند در لیل و ظلم

در میاں ظلمت و ظلم و غلو | مستنیر از نور ہر یک قوم او

آفتاب خاتمیت شد بلند
مهر آمد شمعها خامش شدند

نور حق از شرق یثربی بتافت
عالمی از تابشش او کام یافت

دفعتہ بر خاست اندر موج او
از زبانها شور لا مثل لہٗ

لیک شپر ناپذیرفت از عناد
در جهاں این بے بصر یا رب مباد

حقؔ فرستاد این سحاب با صفا
کے یطہرنا و یذہب رجسنا

بارش او رحمت رب العلیٰ
شود رعدش رحمتہ مهداۃ انا

رحمتش عام است بهر همگناں
لیک فضلش خاص بهر مومناں

چوں نبی بیمثلش را معترف
کے شوی از بحر فیضش معترف

نیست فضلش بهر قوم بے ادب
یخطف ابصارهم برق الغضب

چو ببینند آں سحاب ایشاں ز دور
عارض ممطر بگویند از غرور

بل هو ما استعجلوا اخزی عظیم
ارسلت ریح بتعذیب الیم

فیض شد با غیظ گرم اختلاط
حبذا ابرے عجب خوش ارتباط

خرمنے کش سوخت برق غیظ او
گفت قرآں السقر مثوی لہٗ

مزرعے کش آب داد آں بحر جود
حق بہ تنزیل مبیں وصفش نمود

مثل کزرع اخرج الشطأ اسے
ازر فاستغلظ ثم استوے

یعجب الزراع کالمار المعین
کے یغیظ الکافرین الظالمین

ابر نیساں ست ایں ابر کرم
در رخشاں آفریں در قعر یم

قطرۂ کز وے چکید اندر صدف
گوہر رخشندہ شد با صد شرف

بحر داند شرع پاک مصطفیٰ
وآں صدف عرش خلافت اے فتا

قطرہ با آں چار بزم آرائے او
زانکہ او کل بود و شاں اجزائے او

بر گلہائے آں گل زیبا بدند — رنگ و بوئے احمدی می داشتند

قصد کاسے کرد آں شاہ جواد — ہر یکے اِنّی رَا گویاں ستاد

جنبش ابرو نہ تکلیف کلام — خود بود ایں کار را جزا و السلام

آں عتیق اللہ امام المتقین — بود قلب خاشع سلطان دین

واں عمر حق گو زباں آں جناب — ینطق الحق علیہ والصواب

بود عثماں سرمگیں چشم نبی — تیغ زن دست جواد او علی

نیست گر دست نبی شیر خدا — چوں ید اللہ نام آمد مر ورا

دست احمد عین دست ذوالجلال — آمد اندر بیعت و اندر قتال

سنگریزہ می زند دست جناب — مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ آید خطاب

وصف اہل بیت آمد اے رشید — فوق ایدیہم ید اللہ المجید

شرح ایں معنی بروں از آگہی ست — پا نہادن اندریں رہ بیرہی ست

تا ابد گر شرح ایں معضل کنم — جز تحیر ہیچ نبود حاصلم

ربنا سبحانک لیس لنا — علم شیئ غیر ما علمتنا

گفتہ گفتہ چوں سخن اینجا رسید — خامہ گوہر فشاں داماں کشید

ملہم غیبی سروش راز داں — دامنم بگرفت کلئے آتش زباں

در خور فہمت نباشد ایں سخن — بس کن و بیہودہ دشش خامی مکن

اصفیا ہم اندریں جا خامشند — از می کلت لسانہ بیہشند

رازہا بر قلب شاں مستور نیست — لیک افشا کردنش دستور نیست

ہر کجا گنج ودیعت داشتند — قفل بر در بہر حفظش ہشتہ اند

در دل شاں گنج اسرار اے اخو — بر لب شاں قفل امر انصتوا

روز آخر گشت و باقی ایں کلام — ختم کن اے لطف النمام
نغز گفت آں مولوی مستند — راز مارا روز کے گنجا بود
الغرض شد مثل آں عالی جناب — سایہ ساں معدوم پیش آفتاب
متفق بر دے ہمہ اسلامیاں — سنیاں و بدعیانِ مستہاں
ممتنع بالغیر واند یک فریق — ممتنع بالذات دیگر اے رفیق
وادریغا کردہ ایں قوم عنید — خرقِ اجماعے بدیں قول جدید
اللہ اللہ اے جہولان غبی — تا یکے بے دینی و فتنہ گری
مصطفےٰ و ایں چنیں سوء الادب — ایں قدر ایمن شدید از مکر رب
سابع سبعہ مگوئید از عناد — اِنتھوا خیر الکم یوم التناد
روز محشر چوں خطاب آید ز عرش — اے نطیقان فلک سکان فرش
ہیچ می بینید در ارض و سما — مثل و شبہ بندۂ ما مصطفےٰ
یک زباں گویند نے نے اے کریم — کس عدیلش نیست باللہ العظیم
آنچناں کاندر ازل نزد واح ما — از الستے خاص بے پایاں بلےٰ
لاجرم آں روز زیں قول وخیم — توبہ ہا ظاہر کنید از ترس و بیم
معترف آئید بر جرم و خطا — معذرت آرید پیش کبریا
کائے خدا از فضل او غافل بدیم — شمس پیش چشم ما جاہل بدیم
رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا رحم کن — جاہلانہ گفتہ بودیم ایں سخن
پردہا بر چشم ما افتادہ بود — رحم کن بر جاہلاں رحم اے ودود
نفس ما انداخت مارا در بلا — وائے بر ما وَ بنا دانیٔ ما

عذر ہا در حشر باشد ناپذیر — قاریاں برخواں الم یات النذیر
سخت روزے باشد آں روز الاماں — باختہ ہوش و حواس قدسیاں
واحد قہار باشد در غضب — یجعل الولدان شیبا فی التعب
زہر ہا در باختہ افلاکیاں — رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں
دو گرہ باشند مسعود و لئیم — کل فرق کان کالطود العظیم
رب سلّم التجاے انبیاء — شور نفسی بر زبان اولیاء
بر لب آمد نام آں روز سیاہ — موئے بر تن خاستم یارب پناہ
اعتراف جرم و توبہ اے اریب — در چنیں روز سیہ ناید عجیب
کیں جہولاں را ز طعن و دور باد — ہم بدنیا یک دو روزہ فساد
شاں بیک جائے زماں گیر و دار — ہمچو پائے سوختہ نا در قرار
تاج مثلیت گہی بر سر نہند — گہ خطاب خاتمیت می دہند
گاہ بالذات ست آں ختم اے ہمام — گاہ بالعرض آمد و تخییل خام
لو نیا زاں کتاب اضطراب — ایں چنیں کردند صدہا انقلاب
اندریں فن ہر کہ استادے بود — کے بچندیں قلبہا قانع شود
میرسد اندر دے بہر فرضے بنی — شقہ معنی ولی از پیغمبرے
کہ قناعت کن گذشتہ از طمع — بر ہدایت حسب عزمن قنع
از نبوت و نزول جبرئیل — قصد ما بودست ارشاد السبیل
معنی شمس و نزاست برگ نسترن — موج عثماں شرح نسرین و سمن
آہوئے چیں ست مقصود از سما — مرحبا تاویل اطہر مرحبا

الغرض سیماب وش در اضطراب — صد تپیدن کرده ایں قوم عجاب

چند در کوئے جبل بشتافتند — لیک راه مخلصی کم یافتند

من فدائے علم آں یکتا شوم — حبذا دانائے راز مکتتم

حبذا سر و عیاں دانائے من — حبذا ربِ من و مولائے من

کرد ایملائے بریں فتنه گری — قرنها پیش از وجودش در نبی

احمد ابنگر که ایناں چوں زدند — بهر تو امثال از کفر نشرند

او فتادند از ضلالت در چہے — پے نبردند از عمی سوئے رہے

تا بکے گوئی دلا از این و آن — بر دعا کن اختتام ایں بیاں

ناله کن بهر دفع ایں فساد — از تہ دل دو نہ خرط القتاد

اے خدائے اے مهرباں مولائے من — اے انیس خلوت شبهائے من

اے کریم کارساز بے نیاز — دائم الاحساں شه بنده نواز

اے بیادت نالهٔ مرغ سحر — اے که ذکرت مرهم زخم جگر

اے که نامت راحتِ جان و دلم — اے که فضل تو کفیل مشکلم

هر دو عالم بندهٔ اکرام تو — صد چو جان من فدائے نام تو

ما خطا آریم تو بخشش کنی — نعرهٔ انی غفورٌ میزنی

الله الله زیں طرف جرم و خطا — الله الله زاں طرف رحم و عطا

زهر ما خواهیم تو شکر دهی — خیر را دانیم شر از گمرهی

تو فرستادی بما روشن کتاب — میکند با ما باحکامت خطاب

از طفیل آں صراطِ مستقیم — قوتے اسلام را ده اے کریم

بہر اسلامے ہزاراں فتنہا — یک مہ و صد داغ فریاد

اے خدا بہر جناب مصطفٰے — چار یار پاک و آل باصفا

بہر مرداں رہت اے بے نیاز — مردماں در خواب ایشاں در نماز

بہر آب گریۂ تر داماں — بہر شور خندۂ طاعت کناں

بہر اشکِ گرم دوراں از نگار — بہر آہ سرد مہجوراں نیلہ

بہر جیب چاک عشق نامراد — بہر خون پاک مردانِ جہاد

پر کن از مقصد تہی دامانِ ما — از تو بہر رفتن ز ما کردن دعا

ہیچ می آید ز دست عاجزاں — جز دعائے نیم شب اے مستعان

بلکہ کار تست اجابت اے صمد — دیں دعا ہم محض توفیقت بود

ما کہ بودیم و دعائے ما چہ بود — فضل تو دل داد اے رب ودود

ذرّہ بر روئے خاکے افتادہ بود — آفتابے آمد و روشن نمود

تکیہ بر رب کرد عبد مستہان — اوست بس ما را ملاذ و مستعان

کیست مولائی بہ از ربِ جلیل — حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

چوں بدیں پایہ رساندم مثنوی — بر تمامش بر کلام مولوی

تا ختامہ مسک گویند اہل دیں — زانکہ مشک است آں کلام متبیں

چوں فتاد از روزن دل آفتاب — ختم شد واللہ اعلم بالصواب